ماہنامہ
الحقیقہ
پاکستان

فروری 2006ء



اے اُمتِ مسلمہ کے بیٹو اور بیٹیو!
کیا تم اپنے آقا ﷺ کے احسانات بھول گئے ہو
سرپرستِ اعلیٰ کا فکر انگیز اداریہ



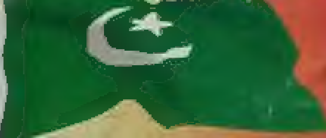
خاندانِ نبوت
اور
بزرگانِ اہلسنت

اتحادِ ملت کی
ضرورت و صورت



سید محمد اسماعیل شاہ
علی پور سیداں شریف

تحریکِ پاکستان
کے شب و روز



ناموسِ رسالت ﷺ
پر قلم و سیدالزماں کی یلغار

حمد و نعت

میرا خدا کریم ، مرے مصطفیٰ کریم علیہ التحیۃ والثنا
بالذات وہ کریم ہے ، یہ بالعطا کریم
کس قدر پیارے نام ہیں رب کریم کے
وہاب ، ہاد ، رب الوریٰ ، ذوالعطا کریم
میرے حبیب ﷺ پاک ہیں سب سے بڑا کرم
میرا خدائے پاک ہے سب سے بڑا کریم
سرکار ﷺ پر خدا کا ہے بے انتہا کرم
بے انتہا کرم سے یہ ﷺ بے انتہا کریم
وابستہ ہے ظہور کرم ان کی ذات سے
مقصود کن فکاں ہیں مرے مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنا کریم
جان کرم جہان کرامت حضور ﷺ ہیں
ہر ہر سخن ستودہ ہے ، ہر ہر ادا کریم
عالم تمام دولت سرائے حبیب ﷺ ہے
اللہ کے کرم سے ہے ہر جا مرا کریم
ہر لمحہ یا خدا کہو ، ہر لحظہ یارسول
وہ بھی سدا کریم ہے ، یہ بھی سدا کریم
جوش عطا پہ آ گیا اللہ کا کرم
میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا جب بھی یا کریم
جو دور ہے حضور سے ، خالق سے دور ہے
ان کا گدا جو ہو گیا ، وہ ہو گیا کریم
آسی ہوئی وسیلۂ شیخ کریم سے
میری دعا کریم ، میری التجا کریم

پروفیسر محمد حسین آسی

تحفظ دین اسلام کی عظیم تحریک تنظیم علماء کا ترجمان

ماہنامہ الحقیقہ پاکستان

جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 5 فروری 2006

یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین

زیر سرپرستی

حضرت علامہ مولانا پروفیسر

محمد حسین آسی نقشبندی قادری

فہرست

زر تعاون

پاکستان فی پرچہ 15 روپے سالانہ بذریعہ ڈاک -/150

	فی پرچہ	سالانہ چندہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

لاثانی بک اینڈ کمپوزنگ سنٹر ریلوے روڈ نزد نیشنل بنک شکرگڑھ

پبلشرز: پروفیسر محمد حسین آسی نے ... 0542-451734

رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی انچارج دفتر الحقیقہ نقش لاثانی شکرگڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس-۶۲

ترجمہ: سُن لو اللہ کے دلیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

كلمة الحقيقه — اداریہ

کاش تیری ماں تجھے نہ جنتی

سرپرست اعلیٰ کے قلم سے

اسلام دشمنوں کے بندہ بے دام و فرمانبردار، پاکستان دشمنوں کی ہیبت سے سرشار، قائد و اقبال اور نظریہ پاکستان سے بیزار، سکھوں اور ہندوؤں کے عاشق زار، گوردواروں اور مندروں کے معمار، فحاشی اور عیاشی و عریانی کے علمبردار، نئی نسل کو شعار غیر پر چلانے والے بدکار، نام نہاد معتدل اسلام کے بانی بد اطوار، شیطان اور ہوائے نفس کے پرستار، ذلت کو عزت سمجھنے والے ذلیل وخوار، حضور رحمۃ للعلمین ﷺ کا دل دکھانے والے مشرف غدار، کاش تیری ماں تجھے نہ جنتی۔

مختصر یہ کہ

چناں ناکردنی با کردہ! تو

ترا اے کاشکے مادر نزادے

...... اے امت مسلمہ کے بیٹو اور بیٹیو! کیا تم اپنے آقا کے احسانات بھول گئے ......

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب تمہیں پتھروں کے سامنے سجدہ ریز کر کے تمہیں ذلیل کیا جاتا تھا، تمہارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء نے ان بتوں کو توڑا اور تمہارا رشتہ تمہارے خالق و معبود حقیقی سے جوڑا

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب تمہیں شراب، جوئے، بدکاری اور فحاشی کا دلدادہ بنا کے تمہیں 'انسانیت' ہی سے عاری کر دیا گیا تھا' تمہارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء نے تمہیں مقصد تخلیق سے آگاہ کر کے تمام اقوام جہاں کا امام اور دنیا بھر کے انسانوں کا رہنما بنا دیا۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب ماں باپ اپنی بچی کو زندہ در گور کر دیا کرتے تھے اور بیٹے سوتیلی ماؤں کے خود وارث و مالک بن جایا کرتے تھے، تمہارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء نے تمہیں اپنی بچیوں بلکہ جہاں بھر کی خواتین بلکہ ساری انسانیت کا محافظ بنا دیا اور ماؤں، بہنوں اور بیویوں ہی کے نہیں، پڑوسیوں اور سب رشتہ داروں کے حقوق سکھا کر تمہیں رحم و کرم سے آشنا کیا،

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب تم ظلمت اوہام میں کھوئے ہوئے تھے، تمہارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء نے اپنے نور سے تمہیں اندھیروں سے نکالا، عقل و تدبر کی راہ پر ڈالا اور دیکھتے ہی دیکھتے تم دنیا میں سائنس و حکمت کی بنیاد رکھنے والے بن گئے۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب تمہارے پاس زندگی کا کوئی دستور نہیں تھا اور انسانیت کا قافلہ کسی گائیڈ لائن کے بغیر زندگی کی تاریک راہوں پر بغیر کسی منزل کے ٹامک ٹوئیاں مارتا ہوا جا رہا تھا، تمہارے آقا و مولا علیہ التحیۃ تمہارے رب کی طرف سے تمہیں قرآن جیسا دستور حیات لا کر دیا جس کی روشنی آج بھی ہر روشنی سے بے نیاز کرنے کے لئے کافی ہے، ذرا سوچ کملی والے آقا (علیہ التحیۃ والثناء) کا یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ خوب کہا ایک پنجابی شاعر نے

نور ازلی چمکیا ، غائب ہنیرا ہو گیا　　　کملی والا آ گیا، تھاں تھاں سویرا ہو گیا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں کہ تم سوئے ہوئے تھے بلکہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور تمہارا آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء تمہارے غم میں بیقرار رہتا تھا اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر تمہاری بخشش کے لئے دعائیں کرتا تھا۔

صلے اللہ تعالیٰ علی وآلہ وبارک وسلم

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب تمہیں تمہارے عزیز تمہیں قبر میں لٹا کر لوٹ آئیں گے اور دو جہان کے غمگسار آقا علیہ التحیۃ وہاں بھی تمہیں نوازنے کے لئے تشریف لائیں گے

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب قیامت کے میدان میں کوئی پرسان حال نہیں ہوگا اور ہر زبان نفسی، نفسی، پکار رہی ہوگی مگر تمہارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء وہاں بھی امتی، امتی، فرما کر اپنے رب کے فضل سے تمہیں اپنے کوثر سے شربت پلائے گا اور اپنی جنت میں

داخل فرمائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

کیا تمہیں احساس نہیں، آج بھی اللہ کے بعد اللہ کے فضل سے ہمارا سب سے بڑا سہارا، سب سے بڑا بیکس نواز، سب سے بڑا مشکلکشا، سب سے بڑا حاجت روا، سب سے بڑا محافظ، سب سے بڑا شفیع وہی آقا و مولا ہے (علیہ التحیۃ والثنا)

اس کے باوجود ہمیں اس کے احسانات کی قدر نہ ہو اور جب بھی کبھی تمہاری پسند، ناپسند کا امتحان ہو تو تم اسی آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کی سنت کے برعکس اس کے دشمنوں کے طور طریقوں کو قبلۂ عمل بناؤ کبھی تو اس کی محبت و شفقت کا پاس کرو، کبھی تو اس کی خوشنودی کو سامنے رکھو، کبھی تو اس کی رضا کا خیال کرو، کبھی تو اسکے کلمے کی لاج رکھو

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

کتنے غضب کی بات ہے

میرے بھائیو! تمہارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا نے تمہیں خلافت الٰہیہ کا تاج پہنا کر مشرق و مغرب بلکہ مہر و مہ و نجوم کا حاکم بنایا ہے اور تم اس کے دشمنوں کے کہنے پر 'ناچ گانے' کے شوقین ہو جاؤ۔ ایک 'رقاص' جو شاید کسی رقاصہ کی اولاد ہو، تمہیں نچانا چاہے تو تم بھول جاؤ کہ تمہارا کام ناچنا نہیں، زمانے کو اپنے اشارہ ابرو پر چلانا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

کتنے غضب کی بات ہے میری ماؤ، بہنو، بیٹیو! میرے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا نے تمہارے ننگے سر کو اور ننگے بدن کو عفت و حیا کے لباس سے آراستہ فرمایا اور تم ہو کہ اس سے محروم ہو کر پھر جنس سر بازار بننا پسند کرتی ہو۔ تمہیں اس بے آبروئی پر احتجاج کرنا چاہئے تھا نہ یہ کہ خود شوق سے ایک شیطان کے کہنے پر 'بے پردہ ہو جاؤ' ہاں ہاں تمہارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا نے باپردہ کر کے تمہیں تباہی و بربادی سے بچالیا اور تم ہو کہ ایک ہی سیٹی پر نکریں پہن کر مشرف جیسے بے حیا کے کہنے پر مردوں کے سامنے آجاتی ہو۔ تم نے اپنے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کی کیا قدر کی۔

کتنے غضب کی بات ہے کہ اے ملت اسلامیہ کے فرزندو! تمہیں حلیہ پسند آیا تو بش کا، جو تمہارا قاتل ہے، تمہیں لباس پسند آیا تو اس انگریز کا جو صدیوں سے تمہارے مٹانے کے منصوبے بنا رہا ہے، اُف یہ تمہارے بال، تمہاری جسم سے چپکی ہوئی پتلونیں، تمہارے ایمان سوز اور حیا سوز حرکات و سکنات۔۔۔اے کاش تمہیں اپنی پہچان ہوتی، اپنے مقصد حیات سے شناسائی ہوتی، اپنے خدا کا خوف اور اپنے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کی شرم ہوتی۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

اے کاش تم عشق رسول (ﷺ) سے سرشار ہوتے اور کوئی تمہیں ایک انچ بھی مرکز اسلام سے دور نہ کر سکتا۔

ذرا سوچو! تمہارا وہی حلیہ ہو جو کسی عیسائی، یہودی، ہندو مشرک اور ملحد کا ہے اور معاذ اللہ تمہیں دیکھ کے یہ پہچان ہی نہ سکے تم سرورِ کون و مکاں ﷺ کے امتی ہو، تو کتنے گھاٹے کا سودا ہے کیا یہ خود فراموشی نہیں ہے بلکہ خود فریبی نہیں ہے مگر افسوس آج ہسپتالوں میں، تعلیمی اداروں میں، حکمانہ دفتروں میں ہر سرکاری و غیر سرکاری سطح پر یہی ذوق پروان چڑھایا جا رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معاذ اللہ پروا نہ کرو اور ان کے دشمنوں کے طور طریقے اپناؤ، کبھی تمہاری غیرت ملی ایک حقیقت مسلمہ تھی اور دنیا بھر کی قوموں پر تمہاری اس غیرت ملی کی بنا پر ہیبت تھی، مگر آج خود فروش و خود فراموش حاکموں، اسلام دشمن افسروں، بے شعور استادوں اور بے نور پیروں

میں گھر کر اپنے مرکز سے دور ہو رہے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ ہے کہ روز بروز ذلیل ہو رہے ہیں۔ مگر اس ذلت وخواری کو بھی ہم اپنے لئے باعث عزت سمجھتے ہیں، سچ فرمایا حضرت حکیم الامت نے

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا　　　　کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

افسوس تہذیب حاضر نے ہمارا ذہن کتنا خراب، کتنا ویران اور کتنا تاریک کر دیا ہے۔

ہاں ہاں اے میرے بھائی، جب تو یا تیرا بیٹا اس قسم کا لباس پہنتا ہے، تو تجھے اپنے اللہ اور اپنے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کی ناراضی کا احساس کیوں نہیں ہوتا، جب تیری بیٹی یا بہن ننگے سر سکول، کالج یا بازار جاتی ہے تیری غیرت کیوں نہیں جاگتی۔ کبھی وہ وقت تھا کہ چند بیٹیوں کے دوپٹے جو قزاقوں نے بحیرہ عرب میں ان کے سر سے اتروائے تھے انھوں نے 'حجاج' کو پکارا اور اس نے ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم علیہ الرحمہ کو سندھ بھیج دیا۔ آج غیروں کی محبت نے تجھے ایسا دیوانہ بنا دیا ہے کہ ایک نوجوان خاتون بڑے شوق سے ننگے سر اور پینٹ شرٹ کس کر بازاروں میں گھومتی ہے تو اسے احساس ہوتا ہے نہ اس کے باپ یا بھائی کو اور نہ اس کے خاوند کو۔

اے میرے بھائی، تیرا ایمان کیا اس حد تک مردہ ہو چکا ہے کہ تیرے اندر ذرہ بھر ہلچل پیدا نہیں ہوتی۔ سچ فرمایا تھا کونین کے والی حضور پرنور ﷺ نے

اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُھُمَا تَبِعَہُ الْاٰخَرُ (بیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حیا اور ایمان دونوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا گیا ہے، جب ان میں سے ایک کو اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسری چیز بھی اٹھ جاتی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب ان میں سے ایک چیز چھین لی جاتی ہے تو دوسری بھی اس کے پیچھے چلی جاتی ہے

ہاں اے علماء کرام، اے مشائخ عظام، تمہارے بھی کچھ فرائض ہیں۔ دنیا کو بتاؤ کہ حضور پرنور ﷺ کی ہر سنت دینی و دنیوی برکات کی جامع ہے اور اے مشائخ عظام جس گھر یا جس گاؤں یا شہر میں پہنچو، وہاں نذرانے اکٹھے کرنا مقصود نہیں ہونا چاہئے بلکہ تہذیب اخلاق اور تزکیہ باطن تمہارا اصل منصب ہے، اسے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ میں نے تو ایسے بدبخت پیر بھی دیکھے ہیں جو خود جوان عورتوں سے اپنی ٹانگیں دبواتے ہیں۔ ایسے بے شرم پیر شرم وحیا کی اشاعت کیوں کر سکتے ہیں۔

آج پھر ایسے مشائخ کی ضرورت ہے جو زہد و تقویٰ کا مینار اور غیرت ملی سے سرشار ہوں۔ حضور غوث اعظم خواجگان نقشبند، سیدنا داتا گنج بخش ہجویری، خواجہ غریب نواز اجمیری، حضرت شیخ الشائخ شہاب الدین سہروردی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہم کی تبلیغ واشاعت کو سامنے رکھ کر ان کی روشنی میں ایک فکری و روحانی انقلاب سے برپا کر دیں۔ کس کو معلوم نہیں، جب برعظیم میں اسلام پر نازک ترین وقت آیا اور ڈر تھا کہ صورت حال اپنی ڈگر پر جاری رہتی تو چند سال میں برصغیر میں اسلام کا نام ونشان مٹ جاتا مگر سرہند کے شہباز ولایت حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے اسلام کو زغہ اعداؤ سے رہا کرا لیا۔

یونہی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے اپنے دور میں اسلام کے خلاف اٹھنے والی بے شمار آوازوں کو خاموش کر دیا۔ اس دور میں حضرت شمس الدین سیالوی، حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب

شرقپوری علیہم الرحمۃ کا وجود مسعود بھی اسلامی تشخص کو محفوظ رکھنے میں بڑے کام آیا۔
اور میرے آقا و مولا تو تھے ہی لاثانی، عمل میں لاثانی، علم میں لاثانی، زہد و تقویٰ میں لاثانی، تزکیہ نفوس میں لاثانی، دلوں کو زندہ کرنے میں لاثانی قدس سرہ، کہتے ہیں میرا نام محمد حسین بھی اسی تاجدار لاثانی نے رکھا تھا اور نام رکھنے کی یہ برکت آج بھی میرے رگ و پے کو گرما رہی ہے۔ پھر ان کے نور نظر، نبیرہ اقدس، ان کے فکر و عمل کے وارث میرے آقا حضور نقش لاثانی قدس سرہ کی مسیحا نفسی کا ایک جہان گواہ ہے اور پھر ان کے بعد ان کے دونوں صاحبزادے یعنی حضرت پیر سید عابد حسین شاہ صاحب اور حضرت پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب علیہما الرحمہ نے بھی حالات سے مصالحت کے برعکس انہیں سدھارنے کی خوب مساعی فرمائیں۔ ہاں ہاں واقعی

کچھ لوگ تھے کہ وقت کے سانچوں میں ڈھل گئے
کچھ لوگ تھے وقت کے سانچے بدل گئے

یہ حضرات وقت کے سانچے بدلنے والے تھے اب ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے۔ یونہی اب ان علما کی ضرورت ہے جو اخلاص و ایقان کا پیکر بن کر حضرت امام غزالی، حضرت امام رازی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدست اسرارھم کی طرح میدان عمل میں اتریں اور قوم کے فکر و نظر میں انقلاب برپا کردیں۔
اے میرے قادر مطلق ارحم الرحمین اللہ اپنے محبوب و مطلوب حضور رحمۃ للعلمین ﷺ کے طفیل امت مسلمہ کو اپنے منصب امامت پر پھر فائز فرما دے اور اس کے ذریعے دنیا بھر میں ایمان و اسلام کے انوار پھیلا دے۔ آمین!

اے ہمارے بادشاہو اے وزیرو حاکمو

اے ہمارے بادشاہو ! اے وزیرو ، حاکمو
کیا تمہیں بھی عمر فانی میں کبھی شرم آئے گی ؟

کیا کبھی پاؤ گے تم بھی بے حیائی سے نجات
کیا کبھی غیرت تمہارے دل کو بھی گرمائے گی

بش کے فرزندو! یہ سمجھاؤ خدا کے واسطے
کوئی تبدیلی تمہاری سوچ میں کب آئے گی ؟

عورتوں کی ریس سے کب تک اڑاؤ گے مزے
ملک بھر میں شیطنت کیا ناچتی ہی جائے گی

اپنی بیدینی کو تم کہتے ہو دین معتدل !
پستی فطرت ارے کب تک تمہیں بہکائے گی ؟

تابکے تم پر رہے گا یہ بغاوت کا اثر
تابکے دوں ہمتی اس فسق پر اکسائے گی

اے اسیرانِ بسنت والے حریصانِ پتنگ
کیا تمہیں اب شوئ قسمت یونہی نچوائے گی

ہے تمہارے ہاتھ میں جب تک زمام اقتدار
پستیوں میں قوم اپنی ڈوبتی ہی جائے گی

ہم بہت خوش تھے وطن کی سرزمین اب عنقریب
اس مشرف سے شرف احیاء دیں کا پائے گی

اب سمجھ آئی یہ ظالم خسرو پرویز ہے
ظلمت عصیاں ہی اس کے دور میں اب چھائے گی

قوم اگر اب بھی نہ جاگی تو یہ آنکھیں دیکھنا
ملت اسلامیہ شیطانیہ بن جائے گی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام اور شیطان کے سپوت

قسط: 17

تحریر
پروفیسر محمد حسین آسی

گذشتہ قسط میں اس بات کی وضاحت کی گئی تھی کہ مسلمان کی فطرت میں شفقت و رحمت کا سبب یہ ہے کہ اس کا معبود رب العالمین اور رحمٰن و رحیم ہے۔ نیز جس نبی محترم ﷺ کا امتی ہے وہ رحمۃ للعٰلمین ہے (یعنی ساری کائنات پر رحم فرمانے والا)۔ چونکہ غیر مسلم اللہ رب العٰلمین کو جانتا ہے اور نہ اس کے رحمٰن و رحیم ہونے پر ایمان ہے پھر اس کا ساری کائنات کے رسول حضور رحمۃ للعٰلمین ﷺ پر بھی ایمان نہیں، لہذا اس کی فطرت ہی رحم و کرم سے نا آشنا ہے۔ اب آپ انسانیت کی ساری معلوم تاریخ کا مطالعہ کرلیں، ظلم و ستم کی جو شدت اور ہلاکت آفرینی دنیائے کفر میں نظر آئے گی، اس کا عشر عشیر بھی اہل ایمان و اسلام میں نظر نہیں آئے گا۔ یوں سمجھیں عموماً کفر رحم سے نا آشنا ہے لہذا وہاں ظلم ہی ظلم ہے اور ایمان ظلم سے نا آشنا ہے یہاں رحم ہی رحم ہے۔

کبھی کبھی اہل ایمان بھی ظلم و ستم سے ملوث ہوتے ہیں، مگر یہ وہی اہل ایمان ہیں جن کا ایمان کمزور ہوتا ہے اور یونہی کبھی کبھی کافر کو بھی رحم آجاتا ہے مگر ایسا کافر کٹر قسم کا کافر نہیں ہوتا بلکہ کسی نہ کسی مرد مومن کی صحبت یا اس کی سیرت کے مطالعے سے اس میں ضرور نرمی آجاتی ہے۔ منافق بھی کافر بلکہ اکفر ہوتا ہے اس لئے اگر وہ ظلم و ستم کرتا ہے بلکہ کھلے کافروں سے بھی زیادہ کرتا ہے تو اس کی ذمہ داری ایمان و اسلام کے سر نہیں بلکہ اس کفر شدید پر عائد ہوتی ہے جس نے اس کی فطرت کو مسخ کرکے منافق بنادیا ہے۔

پھر مسلمانوں کو بھی دیکھ لیجئے جو جتنا اپنے آقا و مولا حضور رحمۃ للعٰلمین ﷺ سے قریب ہوگا اتنا ہی رحیم و کریم ہوگا اور جو جتنا دور ہے اتنا ہی رحم و کرم سے دور ہوگا۔ وہ مسلمان جو ظلم و ستم کرتا جاتا ہے اور اس دوران کسی مرحلے پر بھی اس کو اپنے کئے کا احساس نہیں ہوتا تو یقین جانئے اس بدنصیب کا اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی تعلق نہیں رہا۔ اس حقیقت کو مثال سے سمجھنا ہو تو کربلا کے واقع کو ہی سامنے لائیے۔ ایک طرف رحمۃ للعٰلمین ﷺ کا نواسہ اور باقی خاندان، جو اپنے نبی ﷺ کی رحمت کا وارث ہے اور دوسری طرف یہودی و عیسائی نہیں، مشرک و کافر نہیں، ملحد و مجوسی نہیں بلکہ بظاہر کلمہ پڑھتے ہیں اور اسی آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء کے امتی ہونے پر اصرار کرتے ہیں جس کے خاندان پر پانی بند کرکے طرح طرح کی اذیتیں دے کر آخر کار شہید کردیتے ہیں اور مال اسباب لوٹنے کے بعد بچوں اور عورتوں کو اونٹوں کی ننگی پشتوں پر سوار کرکے انہیں شہر شہر پھراتے ہیں۔ ان لوگوں نے جو ظلم کیا 'عام حالات میں بقول حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کسی کافر فرنگ سے بھی متوقع نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نواسہ رسول ﷺ کو خود خط پر خط بھیج کر منگوانا اور پھر اس کے مقابل ڈٹ جانا ہی ایک ایسا جرم ہے کہ انسانی فطرت کو مسخ ہوئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ اور جب ان کی فطرت مسخ ہوگئی تو بڑے سے بڑا ظلم بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہاں ہاں ایک طرف رحمۃ للعٰلمین ﷺ کا سچا وارث ہے اور ساری دنیا سے زیادہ

[illegible] ﷺ [illegible] حسین ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] ﷺ

[illegible]

[illegible] حقیقت یہ ہے کہ [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کا گھناؤنا کردار [illegible] ایک فطرت [illegible] کی عظمت اور محبت [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں [illegible]

[illegible] حقیقت ہے کہ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ نے فرمایا ہے

اتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ

ترجمہ: [illegible] تم سے پہلے لوگوں کو [illegible] حرام کو حلال بنانے پر اکسایا۔

ایک اور ارشاد ہے۔

مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى (احمد بیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا تو باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو

ایک اور ارشاد:

لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ (ترمذی شریف)

ترجمہ: دینار کے بندے پر لعنت کی گئی اور درہم کے بندے پر لعنت کی گئی

ایک اور فرمان:

مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ (ترمذی، دارمی)

ترجمہ: دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنی مال و جاہ کی حرص انسان کے دین و ایمان کو تباہ کرتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان احادیث مقدسہ کی روشنی میں یزید و شمر کے لشکریوں کی نفسیات کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک دنیائے مردار کی طلب و حرص میں کتے سے زیادہ ذلیل ہو چکا تھا۔ ان میں سے جو بھی آیا تھا آل رسول ﷺ پر تیر چلانے آیا تھا تا کہ اس کی بھاری قیمت

افسوس کہ یہ ایک بات ہے کہ اس قسم کے موجودہ لوگ عاقبت کا سستا سودا کرنے کے بعد دنیا سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ کربلا کے معرکۂ حق و باطل کا سب سے زیادہ عبرتناک یا نصیحت آموز پہلو یہی ہے کہ اہل بیت اطہار اور ان کے جاں نثار یزید کے میدان میں سب کے سب شہادت کے حصول کے لئے آگے تھے اور ان میں سے ہر شہادت کے شہادت ہونے میں کیا شک ہو سکتا تھا۔ [illegible] سب سے بڑے [illegible] حضور ﷺ نے بار بار آپ کی شہادت کی خبر دی تھی (دوسرے لفظوں میں حضرت امام پاک رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان شہادت میں شک کرنے والے حضور پر نور ﷺ کی شہادت کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھتے اور معاذ اللہ جن نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے جس کا کلمہ پڑھتے ہیں) ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن فیصلہ دے چکا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥ (النساء ـ ٦٥)

ترجمہ: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اب رہا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ایک واقعہ تو علماء نے بچپن ہی میں حضور پر نور ﷺ یہ پیشگوئی فرما چکے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر و بیشتر چاہتے تھے کہ کہیں (ﷺ) امام شہید ہوگا اور یہ بھی کہ یزید شہید کرے گا۔ یہی وجہ حضور پر نور ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۶۰ھ کے فتنوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہی سال تھا یزید کے برسر اقتدار آنے کا۔ سیدنا امام پاک رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی طرف جب روانہ ہونے والے تھے تو آپ کی عظیم بصیرت و ذہانت کی دلیل تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ جن شخصیتوں نے آپ کو اس سفر سے روکا ان کے نزدیک اہم تشویش کی وجہ یہ تھی کہ جناب سیدنا علی المرتضیٰ اور جناب سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہما سے وہ کیا سلوک کر چکے تھے، مگر انہیں زیادہ خدشہ اس بنا پر تھا کہ شہادت کی خبریں بچپن سے سنتے آئے تھے۔ ذرا سوچئے جس شہادت کی خبر الصادق والمصدوق ﷺ نے دی ہو کیا وہ کسی صورت ٹل سکتی ہے۔ حضرت امام پاک رضی اللہ عنہ سے زیادہ اس زمانے میں حضور محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کے علم و حکمت کا وارث کون تھا۔ لہٰذا آپ زیادہ جانتے تھے کہاں ٹھہرنا اور کہاں رکنا ہے۔ وہ تو باطل جگر پارے تھے۔ اس دور میں بھی کوئی شخص حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء سے لو لگا کر دیکھے اسے جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے ربط صادق ہو جائیگا، تو سید ہی سمجھ لے کہ ذات کیا ہے۔ امام پاک رضی اللہ عنہ اگر اپنے علم و بصیرت کی بنا پر کوفہ کی طرف روانہ نہ ہوتے تو جو قیامت کربلا میں ڈھائی گئی تھی وہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں بھی برپا ہو سکتی تھی۔ جناب امام پاک رضی اللہ عنہ نے کربلا میں اپنے اعزہ و اقارب و رفقاء کی بے مثال قربانی دے کر سرزمین حرمین کو اس قیامت سے بچا لیا۔ یہاں یہ واقعہ ہوتا تو کم ظرف لوگ یہی کہتے کہ امام حسین نے حکومت حاصل کرنے کے حصول کی خاطر اسلام کے دو مقدس ترین مراکز کی حرمت پامال ہونے دی۔ اب بھی کربلا کے بارے میں بھی جو ایسی ہرزہ سرائیاں بکتے رہتے ہیں اس صورت میں ان کی زبان کتنی دراز ہوتی۔ کربلا میں اہل بیت کی خونریزی کے بعد یزید نے مدینہ منورہ کی مقدس ترین سرزمین پر کیا کچھ نہیں کیا اور کتنے سو صحابہ کرام اور تابعین کا خون بہایا گیا۔ مسجد نبوی میں یزیدی لشکر کے گھوڑے بندھتے رہے اور تین دن تک اس میں اذان تک نہیں ہوئی۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگرچہ شہسوار کربلا نے حسن تدبیر سے مدینہ منورہ کو خونریزی سے بچا لیا مگر یزید کی قساوت قلبی کا تقاضا تھا کہ یہ الزام بھی ان کے سر آئے، تاکہ یہ خوب دیکھ لے جس میں خلیفہ سوم حضرت عثمان اور یزید علیہ ما علیہ کے دور میں کتنا فرق ہے۔ یہی حال مکہ معظمہ کے ساتھ یزیدی لشکر نے کیا۔ کعبہ مقدسہ کا

حالانکہ بیت اللہ پاک کی حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے صدقے سے کفر وغیرہ جو محفوظ تھے مسمار ہوتے اور ملعون یزید ... کی کر دیا اور
کی لعنتوں کا بوجھ لے کر یزید ہمیشہ ہمیشہ کیلئے فی النار ہو گیا۔

اب پھر اس نکتے کی طرف آتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام پاک رضی اللہ عنہ حرمین شریفین سے کیوں کوچ کر گیا۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے مخلصین آپ کو سمجھاتے رہتے تھے تو آپ ان کے جواب میں جواب دیتے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی مکہ معظمہ میں ہی کوشش کی تو امام پاک نے فرمایا

میں نے اپنے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک مینڈھا ہوگا جو مکہ کی حرمت کو حلال رکھے گا میں نہیں چاہتا کہ وہ مینڈھا میں ہوں،

اسی سلسلہ گفتگو میں پھر آپ نے فرمایا

مجھے حرم کے باہر قتل ہونا حرم کے اندر قتل ہونے سے زیادہ پسند ہے

ہمارا موجودہ مضمون یعنی "اسلام اور شیطان کے سپوت" پاکستان کی این جی اوز کو مد نظر رکھ کر لکھا جاتا ہے جو اسلام کی بدترین دشمنی میں شمر و خولی کی طرح چند ٹکوں کی خاطر اپنا دین، ایمان بیچ دیتی ہیں۔ ان کو آپ سے چند شناسائی اور غور کرنے کی چند صلاحیت انہیں حاصل ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ عمرو بن سعد، عبیداللہ بن زیاد، شمر و خولی وغیرہ یہی ان۔ جی۔ اوز کے کارندے تھے۔ یہ تن دنیا کے مزے پر آخرت بیچ کر دین و ایمان کا سودا کیا اور ابن سعد و ابن زیاد نے اس دور میں کیا ہے۔ مگر یہ یاد رہے جن لوگوں نے اس دور میں اسلام کو دھکے دے کر اپنے فکر و نظر کے ایوان سے باہر نکالا، ان کے ہاتھ زیادہ حسرت کی رسوائی، لعنت اور عذاب کے سوا کچھ نہ آیا۔ یہ مشرف دور کی این۔ جی۔ اوز کو بھی دو جہان کی رسوائی اور لعنت و عذاب کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اسلام کے شہدا کل بھی زندہ جاوید تھے اور آج بھی زندہ جاوید ہیں اور انہیں وہ حیات جاوداں ملی ہے جس کا جواب نہیں

نہ یزید کا وہ ستم رہا، نہ زیاد کی وہ رہی جفا
جو رہا تو نام حسین علیہ السلام کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

یاد رہے کہ قدرت کی طرف سے کسی حق پرست کی حقانیت یوں بھی ظاہر کی جاتی ہے کہ اس کے ہاتھوں معجزات یا کرامات کا صدور ہو۔ مثلاً انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو معجزات دکھائے اور اس طرح اس بات میں کوئی شک نہ رہا کہ انہیں اس ذات پاک نے بھیجا ہے جو وحدہ لا شریک ہے اور قادر مطلق ہے۔ جن لوگوں نے ان معجزات پر فوراً ایمان لائے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے اصحاب بن کر عذاب سے بچ گئے مگر جنہوں نے ضد و تکبر اختیار کیا، عذاب کی زد میں آئے اور تہس نہس ہو گئے۔ اولیاء کرام علیہم الرحمہ کو کرامات دے کر بھی حق کو واضح کرنا ہی مقصود ہوتا ہے۔ جو ان کی خوارق عادات طاقتیں دیکھ کر راہ راست پر آ جاتے ہیں وہ دین و دنیا میں سرخرو ہو جاتے ہیں ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ ان کے ہاتھ نہیں آتا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نواسہ رسول ﷺ کی حقانیت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اب آپ کی عظمت و صداقت وہم و گمان سے بالاتر ہے تو پھر ان کی صداقت کے لئے کوئی ظہور ہوا؟ حقیقت یہ ہے کہ ہوئے اور شہادت سے پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی۔ ہاں بہت کم ایسے تھے جنہوں نے میدان کربلا میں اس سے کچھ سیکھا یا بعد میں۔ یہاں چند واقعات پیش خدمت کئے جاتے ہیں۔ (یہ بھی اتمام حجت کی ایک اہم صورت ہے مگر اس کے کوئی شکر اور یا اس دور کے این۔ جی۔ اوز والوں نے یاد نہ رکھ)

چنانچہ معرکہ کربلا کے دوران اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کو پیاس سے بیتاب دیکھ کر ایک بدبخت بولا

پس اس کو دیکھو یہ شخص اپنے آپ کو دنیا کا گوشہ سمجھتا ہے مگر یہ ایک قطرہ بھی اس کے پانی سے نہیں پیئے گا۔ یہاں تک کہ پیاسا مرے گا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق دعا فرمائی

اللھم اقتلہ عطشاً (الصواعق المحرقہ)

ترجمہ: اے اللہ اس کو پیاسا مار

اس کے بعد اس کی یہ حالت ہوئی کہ بہت زیادہ پانی پیتا تھا، وہ جو بھی پیتا اس کی پیاس نہیں بجھتی تھی یہاں تک کہ پیاس کی حالت میں مر گیا۔

اس قسم کے چند واقعات اور بھی ہیں۔ مثلاً ایک مدت کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ نے ... پاک سے روایت اور بہت سے ... ان میں سے زیادہ حقدار ... اس طرح ... اصل میں یہ میدان کرامات دکھانے کا نہیں تھا بلکہ استقامت اور صبر و ثبات کے مظاہرے کا وقت تھا۔ یہ دیکھنا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے اہل بیت دین حق کے لیے کس حد تک اپنی متاع زندگی قربان کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اپنے اور بیگانوں نے اس جرات و استقامت کو جو خراج عقیدت پیش کیا ہے، اس کا جواب نہیں۔ ایک چشم دید گواہ عبداللہ بن عمار جو اس وقت موجود تھے اور مخالف کیمپ میں تھا۔ کی گواہی ملاحظہ ہو۔ (ترجمہ اردو)

خدا کی قسم میں نے کسی ایسے شخص کو جس کی اولاد اور اہل بیت و اصحاب قتل ہو چکے ہوں، اس جرات و شجاعت سے جنگ میں لڑتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا۔ ان کے حملے سے ان کے دائیں بائیں کے لوگ اس طرح بھاگتے جس طرح بھیڑیے کے حملے سے بھیڑ بکریاں بھاگتی ہیں۔ (طبری ۳۰)

اس کے بعد آپ کی وقعت اور بڑھ گئی۔ ... قدرت کے ... سیاست نکالا گیا۔ قاتلان حسین کے انجام کا جو تفصیل سے حال اردو عربی اور فارسی کتابوں میں بیان ہوا ہے۔ یہاں زیادہ کی گنجائش نہیں۔ سر انور کی ایک دو کرامات عرض کرتا ہوں۔

اہل بیت کے لٹے ہوئے قافلے کے قیدی جب کوفہ پہنچے تو شہداء کے سر ان سے پہلے پہنچ چکے تھے۔ امام عالی مقام کا سر خولی بن یزید کے پاس تھا یہ رات کے وقت کوفہ پہنچا۔ قصر امارت کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ یہ سر کو لے کر اپنے گھر گیا۔ امام کے سر انور کو ایک بڑے برتن کے نیچے چھپا کر رکھ دیا اور اپنی بیوی نوار کے پاس جا کر کہا میں تمہارے لیے زمانے کی دولت لایا ہوں۔ حسین بن علی کا سر تیرے گھر میں پڑا ہے۔ اس نے کہا تجھ پر خدا کی مار لوگ تو سونا چاندی لاتے ہیں اور تو فرزند رسول ﷺ کا سر لایا ہے۔ خدا کی قسم اب میں تیرے ساتھ کبھی نہیں رہوں گی۔ اور یہ کہہ کر اپنے بچھونے سے اٹھی اور جہاں سر انور تھا وہاں آ کر بیٹھ گئی۔ وہ کہتی ہے خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ ایک نور برابر آسمان سے اس برتن تک مثل ستون چمک رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ سفید پرندے اس کے ارد گرد منڈلا رہے تھے۔ جب صبح ہوئی تو وہ سر کو ابن زیاد کے پاس لے گیا۔ (شہادت، ... طبری۔ ابن اثیر۔ البدایہ والنہایہ)

ایک راہب کا قبول اسلام امام پاک رضی اللہ عنہ کا سر انور دمشق کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو راستہ میں ایک منزل پر اہل کتاب کا ایک دیر (گرجا) آیا، لوگ رات گزارنے کے لیے وہاں ٹھہر گئے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں بشر بن الولید کہ ... کا شیرہ

پیے گئے لیکن علامہ ابن کثیر نے جو روایت نقل کی ہے اس میں ہے وہ تمام بشمول ابن اخنس شراب پیے تھے۔ کہ اتنے میں ایک لوہے کا قلم نمودار ہوا اس نے خون سے یہ شعر لکھا۔

اترجو امۃ قتلت حسینا   شفاعۃ جدہ یوم الحساب

کیا وہ گروہ بھی یہ امید رکھتا ہے جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے کہ قیامت کے دن ان کے جد امجد ان گروہ کی شفاعت کریں گے۔

بعض روایات میں ہے کہ یہ شعر پہلے سے دیوار دیر پر لکھا ہوا تھا۔ جب ان بدبختوں نے دیکھا تو دیر کے راہب سے پوچھا کہ یہ شعر کس نے لکھا ہے اور کس کا لکھا ہوا ہے فقال انہ مکتوب ههنا من قبل ان بعث نبیکم بخمسمائة عام راہب نے کہا یہ شعر تمہارے نبی کے مبعوث ہونے سے پانچ سو برس پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ (تاریخ الخمیس۔ ص ۲۹۹/۲، سعادت الدارین، حیات الحیوان، للطبری)

علامہ ابن کثیر ابن عساکر سے روایت فرماتے ہیں ان طائفۃ من الناس ذهبوا فی غزوة الی بلاد الروم فوجدوا فی کنیسۃ مکتوبا

اترجو امۃ قتلت حسینا   شفاعۃ جدہ یوم الحساب

فسألوهم من کتب هذا؟ فقالوا ان هذا مکتوب من قبل مبعث نبیکم بثلاثمائة سنۃ (البدایہ والنہایہ۔ ص ۲۰۰/۸)

کہ لوگوں کا ایک گروہ بسلسلہ جنگ بلاد روم کی طرف گیا انہوں نے وہاں ایک کلیسا میں بھی یہ شعر لکھا ہوا پایا تو ان سے پوچھا کہ یہ شعر کس نے لکھا ہے انہوں نے کہا کہ یہ شعر تمہارے نبی کی بعثت سے تین سو سال پہلے لکھا ہوا ہے۔

[illegible] قافلے میں جب شہدائے کربلا کو اس پر اور چند بی بیوں اور بچوں کو دیکھا [illegible] [illegible] [illegible] جب [illegible] تو وہ بہت حیران ہوا [illegible] [illegible] [illegible] اولاد کے ساتھ بھی یہ سلوک روا رکھتے ہیں تم لوگ کیسے [illegible]۔

پھر اس راہب نے ان گروہ اشقیا سے کہا کہ اگر رات کے لئے تم اپنے نبی کے نواسہ کا سر میرے پاس رہنے دو اور ان بی بیوں کی خدمت کا موقع مجھے دو تو میں تم کو دس ہزار دینار دیتا ہوں۔ وہ درہم و دینار کے بندے اس پر راضی ہو گئے۔ راہب نے ایک صاف ستھرا کمرا بی بیوں کو رات گزارنے کے لئے پیش کیا اور اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے اگرچہ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن میرے دل میں تمہارے خاندان کی بڑی عزت ہے۔ اس سے صبر کی تلقین بھی کی کہ اللہ والوں پر اللہ کی راہ میں بڑی بڑی تکلیفیں اور مصیبتیں آتی ہیں انہوں نے صبر کیا تو اللہ نے ان کو صبر کا اجر بہت اچھا دیا ہے تمہارے لئے بھی سوائے صبر کے چارہ نہیں بی بیوں نے اس کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور اس کو دعائیں دیں۔

راہب نے رقم ادا کرنے کے بعد حضرت امام کا سر انور لیا اور اپنے خاص کمرے میں جا کر سر اقدس، چہرہ مبارک اور مقدس زلفوں اور داڑھی مبارک کے بالوں پر جو غبار اور خون [illegible] [illegible] [illegible] ادب تعظیم کے ساتھ سامنے رکھ کر زیارت کرنے لگا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کھول دیے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جب اس نے سر انور کی کرامت اور انوار و تجلیات کا مشاہدہ کیا تو بے ساختہ اس کی زبان پر جاری ہوا اشهد ان لا الہ الا اللہ و اشهد ان محمدا رسول اللہ۔ چونکہ اس نے دنیا کی دولت قربان کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان کی دولت عطا فرما دی۔ اس نے سر انور کا ادب کیا تھا اور ادب کرنے والے بدنصیب اور بے ایمان نہیں رہ سکتے۔ اللہ نے اس کو خوش نصیب اور با ایمان بنا دیا۔ اس نے رسول زادیوں کی دعائیں حاصل کی تھیں وہ دعائیں رنگ لائیں اور اس کی تقدیر بدل گئی چنانچہ اس نے دیر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا اور سچے دل سے اہل بیت اطہار کا مطیع و خادم بن گیا

[illegible]

[illegible] (اسد الغابہ [illegible] ص ۱۹۷، سعادت الکونین، ص ۱۳۳)

ابن زیاد کا انجام: [illegible]

[illegible] جس سوراخ [illegible] اس کے ناک کے داخل ہو [illegible] ایسا کیا۔ چنانچہ حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ

لما جيء برأس عبيد الله بن زياد وأصحابه نضدت في المسجد في الرحبة فانتهيت إليهم وهم يقولون قد جاءت قد جاءت فإذا حية قد جاءت تخلل الرؤوس حتى دخلت في منخري عبيد الله بن زياد فمكثت هنيهة ثم خرجت فذهبت حتى تغيبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين أو ثلاثا هذا حديث حسن صحيح (ترمذی شریف، باب مناقب)

[illegible] ابن زیاد کے ناک میں داخل ہو [illegible] پھر [illegible] یہ حدیث حسن ہے۔

نہج البلاغۃ میں آپ کا ارشاد یوں ہے

"آپ اپنے گردوپیش دیکھتے ہیں۔ خارجی بھی اور رافضی بھی۔

یہ [illegible] محبت اہل بیت کا ذکر [illegible] کرتے ہیں کہ جس جس کو بھی اہل بیت کا دشمن سمجھتے ہیں گروہ ان کا بہترین دوست جاں نثار [illegible] سے تم (یعنی [illegible]) [illegible] اہل بیت سمجھتے ہیں [illegible] اہل بیت کی چھاپ [illegible] ان سے حیان میں محبت اہل بیت [illegible] روشنی حق [illegible] قربانیاں دیں [illegible] سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ و حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] تصور [illegible]

[illegible] اہل بیت کا بعض [illegible] طرح طرح کے مظالم [illegible] حدیث پاک [illegible] اور پھر اہل بیت کے قاتلوں کے [illegible]

اندازہ لگائیے۔

والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبدٌ حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذوی قرابتی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میری محبت کے بغیر کوئی شخص ایمان دار نہیں ہو سکتا اور میری محبت کا صحیح معیار یہ ہے کہ میرے رشتہ داروں کے ساتھ بھی محبت کی جائے

کیا یہ حقیقت نہیں کہ کربلا کے [illegible] سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شبیہ رسول تھے اور [illegible] (ﷺ و رضی اللہ عنہ) [illegible] نسبت رسول (ﷺ) [illegible] صورت مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کا۔ کیا [illegible] کی شقاوت کو دیکھ کر [illegible] بالخصوص جب [illegible] جناب حسین علیہ السلام کے نانا جان ﷺ کا کلمہ بھی پڑھتے تھے، بالخصوص جب انھوں نے خود بلایا تھا، کون یہ کہہ سکتا ہے کہ کربلا کے میدان میں [illegible] اور حسن نظر سے وہ کلیتاً محروم نہیں کر دیے گئے تھے۔ پھر جب اسیران اہل بیت رضی اللہ عنہم کا قافلہ کوفہ کے بازاروں میں سے گزر رہا تھا، حضرت سیدہ زینب اور حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما نے اہل کوفہ کو جو دعائیں دی تھیں وہ تاریخ کے سینے پر ثبت ہیں۔

یاد رہے جب حدیث قدسی

مَنْ عادیٰ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ (بخاری شریف)

(ترجمہ جس نے میرے کسی دوست کو تکلیف دی، میری طرف سے اس کے لئے اعلان جنگ ہے)

کی روشنی میں مولانا [illegible] یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ولی کے دشمن کا خاتمہ بالخیر نہیں ہو سکتا کیونکہ اس دشمنی کی بنا پر اس کا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے۔ تو ظاہر ہے کربلا کے میدان میں اہل بیت پر بدترین ظلم و ستم ڈھانے والوں کا ایمان کیونکر محفوظ رہ سکتا ہے بلکہ جیسے شہادت دو رہی ہے ان حضرات کا بیانا جواب نہیں، [illegible] کے گستاخ و قاتل کا کفر و شقاوت میں بھی مثیل نہیں، [illegible] بلکہ ان کی [illegible] سے بھی ایمان کی صلاحیت سلب کر لی جاتی ہے۔ [illegible] پھر شہید اعظم اسلام رضی اللہ عنہ کی ہمشیروں کی دعاؤں کی طرف جن کا رخ قاتلان کوفہ کی طرف تھا۔ چنانچہ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا

[illegible] اور [illegible] میں [illegible] قرآن [illegible] ہمیشہ [illegible] بھی [illegible]

ہو۔ تربیت [illegible] اور [illegible]

اور حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے بھی [illegible] جواب دیا

[illegible] تمہارے [illegible] ہو [illegible] میرے [illegible]

تمہاری [illegible] کی [illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible] ہمیشہ [illegible] حسین [illegible] کا [illegible] پشت پر لگا دیے۔

[illegible] سیدہ [illegible] جنت [illegible] ہاں [illegible] شہزادوں [illegible] کی [illegible] سال

[illegible] زنجیروں میں جکڑی ہوئی، ان کی دعا کیوں کر ضائع ہو سکتی ہے [illegible] یقیناً [illegible] تعجب ہے کہ صدیاں بیت گئیں

مگر دعاؤں کا اثر آج بھی دیکھا جا سکتا ہے [illegible] پیٹنے والے [illegible] صدیاں [illegible] ہے۔

[illegible] ظلم [illegible] شان [illegible] مقدس [illegible]

کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کہ ان کی

[illegible] اسلام کے [illegible] اہل بیت [illegible] شہادت [illegible] کہ جو بے

حسین کے [illegible] قاتل حسین [illegible] اور [illegible] وعدہ

کے [illegible] اہل بیت [illegible] ہی [illegible]

[illegible] کی [illegible] اپنی [illegible] کچھ

[illegible] اہل بیت کی نسل [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] چھپانا [illegible] بیگانے مسلم اور غیر مسلم

[illegible] عظیم الشان قربانی پر [illegible] اسلام [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رضی اللہ عنہ) کی بارگاہ میں ہدیہ

عقیدت پیش کرتے ہیں۔ مگر اس عظیم الشان [illegible] قربانی سے [illegible] نے کوئی سبق نہیں سیکھا اور اس کے برعکس تقیہ [illegible]

[illegible] عظیم الشان شہادت [illegible] تصدیق بھی [illegible] خلافت راشدہ [illegible]

اہل بیت ان [illegible] اہل بیت [illegible] راشدہ [illegible]

[illegible] تقیہ [illegible] اہل بیت [illegible] الزام [illegible] مخالفت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] حسین رضی اللہ عنہ [illegible]

کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر آرام فرما رہے تھے [illegible] خلفائے [illegible]

[illegible] غنیمت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] شیر خدا [illegible] تقیہ [illegible] ہے۔

مختصر یہ کہ [illegible] اہل بیت سے [illegible] منسوب کرتا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں ایمان ہے نہ عقل

اہل بیت سے [illegible] خصوصاً [illegible] غیرت و حمیت کہتے ہیں۔ [illegible] ایمان اور عقل [illegible] نہیں ہوں

شعور اور غیرت بھی سلب ہو چکی ہے۔ [illegible] عقل شعور اور غیرت [illegible] اہل بیت [illegible] شریف [illegible]

کی پیروی میں [illegible] شریعت نہیں [illegible] یزید [illegible] بیعت [illegible]

سے واقف [illegible] حکومت کی دلیل ہوں گے کیونکہ وہ آپ کو [illegible] تصور کرتا ہے۔

آپ نے مزید [illegible] مشہور [illegible] سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس خطبے کا [illegible]

مقام بیضہ پر [illegible] حمد و ثنا کے بعد فرمایا

أيها الناس إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رأى سلطانا جائرا مستحلا لحرم الله ناكثا لعهد الله مخالفا

لسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل في عباد الله بالإثم والعدوان فلم يغير عليه بفعل ولا قول كان حقا

على الله أن يدخله مدخله

ترجمہ: اے لوگو! بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسے ظالم بادشاہ کو دیکھے جو اللہ کے حرام کردہ کو حلال کرنے والا ہو، اللہ کے عہد کو توڑنے والا ہو، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف [illegible] اللہ کے بندوں پر گناہ اور زیادتی [illegible] اور وہ شخص [illegible] تو اللہ پر حق پہنچتا ہے کہ اس شخص کو بھی اس (بادشاہ) کے مدخل (یعنی دوزخ) میں داخل کر دے)

اس حدیث مقدس کی روشنی میں سیدنا امام پاک رضی اللہ عنہ نے یزید کے کردار [illegible] کی یوں نقاب کشائی فرمائی۔

ألا وإن هؤلاء قد لزموا طاعة الشيطان وتركوا طاعة الرحمن وأظهروا الفساد وعطلوا الحدود و

استأثروا بالفيء وأحلوا حرام الله وحرموا حلاله وأنا أحق من غير

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت قبول کر لی ہے اور رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑ دیا ہے۔ ملک میں فساد برپا کر دیا ہے، حدود اللہ کو معطل [illegible] مال غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ اللہ کی حرام کردہ شے کو حلال کر دیا ہے اور [illegible] دیا ہے اور میں بہ نسبت کسی اور کے زیادہ حق رکھتا ہوں کہ ان کو بدلوں۔

[illegible] یزید [illegible] کی بیعت [illegible] اہل بیت [illegible] خلفائے راشدین جو خلافت کے [illegible] رحمہم اللہ [illegible] رسول اللہ ﷺ کی [illegible] حق سمجھتی تھی [illegible] لوگوں کا پہرہ [illegible] ان کے سامنے [illegible] مشکل تھی [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] کے تقدس کے خلاف ہے۔ ہاں وہ خلفائے راشدین جنہوں نے [illegible] اسلامی انقلاب کا ایک اہم گوشہ [illegible] حق کی صداقت [illegible] ان کے سامنے [illegible] بیعت کی تجدید کرتے تھے۔ [illegible] اہل بیت میں [illegible] کی جرأت نہیں تھی۔ [illegible] اہل بیت [illegible] اس کی عقل اور ایمان کو کس حد تک [illegible] اہل بیت پر [illegible] تو اس سے بڑا ظلم ہے۔

مختصر یہ کہ ان کی عقل [illegible] کربلا میں [illegible] اہل بیت کی دعاؤں کے سبب [illegible] عقل و ایمان ضبط [illegible] ہونے کے سبب سے کہ کربلا جیسے واقعے کا اصل سبق [illegible] ان کی نظر سے پوشیدہ ہے اور انہوں نے اس

سے سبق حاصل کرنے کے برعکس منافی بیت پر تقیے کا الزام لگا دیا اور اسے بھی اپنی محبت اہل بیت کا گویا حصہ کہا۔

در غور کیجئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثرت تعداد حضور پر نور ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد دیکھئے اور پھر غور فرمائیے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثرت تعداد دیکھیں تو محبوب خدا احمد مجتبیٰ ﷺ کے کامیاب ترین سراپا برکت انقلاب پر دل ہے جو حیرت زدہ ہو کر تحسین و آفرین کہتا ہے۔ صحابہ کی تعداد میں ایسے بہترین ساتھ تیار کر لینا حضور پر نور ﷺ کی ذات والا ہی کا حصہ ہے، اور یہ بڑی بات ہے اللہ کریم نے خود اس کا ذکر فرمایا

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ (النصر۔۲)

ترجمہ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔

فوجوں کی فوجیں اللہ کے دین میں داخل ہوئیں مگر بد قسمتی سے رافضیوں کو چار پانچ ہی مومن نظر آئے۔ اگر بالفرض یہ بات مان بھی لی جائے کہ انقلاب مصطفوی کی برکتوں وجہ دینی شعور رکھنے والے تمام لوگ [illegible] کرنے لگے، تو سب [illegible] ہوتے ہیں۔ مگر ایسا کیوں نہ ہوا؟ حضور پر نور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت یا بغض رکھنے والوں کا ذکر کیا اور اس محبت اور بغض کی وجہ بیان فرمائی ہے۔

مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ (ترمذی شریف)

ترجمہ جو ان سے محبت کرتا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث ان سے عداوت رکھتا ہے۔

صاف کھل گیا کہ اہل سنت و جماعت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس لئے محبت ہے کہ انہیں محبوب خدا احمد مجتبیٰ ﷺ سے محبت ہے اور رافضیوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس لئے بغض ہے کہ انہیں حضور سید عالم ﷺ سے بغض ہے۔ اور جسے حضور پر نور ﷺ سے بغض ہو وہ کائنات میں کون مسلمان ہے اور پھر یہ بھی سوچیں کہ بغض نبی ﷺ سے بڑا جرم کیا ہو سکتا ہے۔

ہاں اب رافضیوں کی قدر و منزلت تک محدود ہو کر دیکھیں۔ وہ قرآن پاک جس کی تعلیمات سے انحراف کر کے یزید نے امام پاک رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو محبت اہل بیت کی اور [illegible] کوئی بھی نہیں رہتی۔ تضاد ہے یہاں رافضیوں کی سوچ میں اور اہل بیت کی سوچ میں۔

یہ مشہور حدیث پاک ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا (ترمذی)

ترجمہ میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے بہت عظمت والی ہے یعنی اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک ایک لمبی رسی کی طرح ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ دونوں میرے پاس حوض پر آ جائیں تو ابھی طرح دیکھو تم ان دونوں کے بارے میں میرے بعد کیا سلوک کرتے ہو۔

گویا اس فرمان ذیشان کی رو سے امت مسلمہ کو دو چیزیں بطور میراث دی جا رہی ہیں جن کا اسے خیال رکھنا چاہیے۔ ایک ہے قرآن پاک اور دوسرے اہل بیت اطہار۔ رافضیوں نے اہل بیت اطہار کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ انہیں خطوط لکھ کر دعوت ملاقات دے کر بلایا اور وہ آ گئے تو انہیں بد ترین اذیت دے کر ان کے بھوکے پیاسوں کی حق تلفی کی، انہیں شہید کر دیا اور ان کے بقیہ افراد کو اونٹوں کی ننگی پشتوں پر سوار کر کے شہر بہ شہر پھرایا۔ رہ گئی اس سے بھی عظیم تر شے یعنی قرآن پاک تو اس کا انکار کر دیا۔

[illegible] چنانچہ قرآن پاک فرماتا ہے۔

[illegible]

[illegible] رافضی ہیں کہ جن کی اکثریت [illegible]

[illegible]

(اسلام اور شیعی مذہب [illegible])

[illegible]

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر ۹)

[illegible]

[illegible] برصغیر میں اسلامی دور حکومت کے آخر [illegible] کلیدی عہدوں پر بھی فائز کیا۔ جہانگیر اور

شاہجہان کے بعد اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ جیسے بادشاہ بھی اس کی پرورش کرتے رہے، مگر ان کے بعد سلطنت پر زوال آیا تو دہلی کے کوتوال نے حضرت سید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے عظیم فرزند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہما کو بھی یہ دعوت دی، باپ کا قصور یہ تھا کہ اس نے ازالۃ الخفاء جیسی جواب کتاب لکھی اور بیٹے نے تحفہ اثنا عشریہ تصنیف کر کے رافضیوں کی بیخ کنی کر دی تھی۔

اب دیکھئے امامت کے بارے میں رافضیوں کی تصریحات کیا ہیں۔

1۔ زمین امام کے بغیر باقی رہے گی تو دھنس جائے گی (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ)

2۔ کوئی اس وقت مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور رسول اور تمام ائمہ اور امام زمانہ کی معرفت نہ حاصل کرے (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ)

3۔ حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا مسئلہ تمام پیغمبروں کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے۔ اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمد ﷺ کی نبوت اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے پر ایمان کا حکم نہ دیتا اور اس کی تبلیغ و اشاعت نہ کرتا ہو (امام موسیٰ کاظم)

4۔ ائمہ کی اطاعت رسولوں کی اطاعت کی مثل فرض ہے (حضرت امام جعفر صادق)

5۔ تمام مخلوقات پر امام کی اطاعت فرض ہے۔ تمام معاملات ان کے سپرد ہیں جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں

6۔ امام ہر طرح کے گناہوں سے پاک، بری، معصوم اور ہر غلطی سے محفوظ ہوتا ہے (علی بن موسیٰ رضا)

7۔ درجہ امامت نبوت و پیغمبری سے بالا ہے (ملا باقر مجلسی)

8۔ اللہ ایسے لوگوں کو عذاب نہیں دے گا جو ان ائمہ کی طرف سے مقرر ہوں جو ان ائمہ کی پیروی کرتے ہوں اگرچہ وہ عمل میں ظالم و بدکار ہوں ص ۱۰۶

(یہ سب حوالے اصول کافی سے ہیں اور [illegible] کی کتاب اسلام اور شیعی مذہب سے لئے گئے)

برادران گرامی! یہ شیعہ مذہب کے اہم عقائد ہیں، کیا قرآن پاک کے خلاف نہیں؟ کیا نظریہ امامت ختم نبوت کے منافی نہیں؟ اس مسئلے میں حضور پرنور ﷺ کا فیصلہ دیکھیں، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو اللہ کے محبوب ﷺ کی زیارت ہوئی، یہ بات ان کی زبانی سنئے۔

میں نے روحانی طور پر حضور ﷺ سے مذہب شیعہ کے بارے میں دریافت کیا تو مجھے آپ کی طرف سے القاء ہوا کہ یہ مذہب جھوٹا ہے اور اس مذہب کا جھوٹ لفظ امام سے ظاہر ہوتا ہے جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے جانا کہ ان کے نزدیک امام ایسے شخص کو کہتے ہیں جو معصوم ہو اور اس کی اطاعت فرض ہے اور اس پر وحی باطنی ہوتی ہے۔ اور یہ سب تعریف نبی کی ہے اس بنا پر ان کا مذہب ختم نبوت سے انکار ہے۔

اب آپ کا زیادہ وقت لئے بغیر صرف ایک مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ ہے متعہ کا مسئلہ۔ آپ اس پر زیادہ سے زیادہ تحقیق کرنے کے لئے کہیں گے تو تحریر بہت طویل ہو جائے گی۔ ہم یہاں اس کے دلائل وغیرہ پر بحث نہیں کرتے صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو متعہ کے ثواب کے بارے میں بیان کی ہے ان کے ہاں ایک موضوع حدیث ثواب کو حضور پرنور ﷺ سے بیان فرمایا ہے

مَنْ تَمَتَّعَ مَرَّةً فَدَرَجَتُهُ كَدَرَجَةِ الْحُسَيْنِ وَمَنْ تَمَتَّعَ مَرَّتَيْنِ فَدَرَجَتُهُ كَدَرَجَةِ الْحَسَنِ وَمَنْ تَمَتَّعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَدَرَجَتُهُ كَدَرَجَةِ عَلِيٍّ وَمَنْ تَمَتَّعَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَدَرَجَتُهُ كَدَرَجَتِيْ (اسلام اور شیعی مذہب بحوالہ من لا یحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام، وسائل الشیعہ وغیرہ)

ترجمہ: جس نے ایک بار متعہ کیا وہ حسین کا درجہ پائے گا جس نے دو بار متعہ کیا وہ حسن کا درجہ حاصل کرے گا جو تین بار متعہ کرے وہ علی کا درجہ پائے گا، اور جو چار دفعہ متعہ کرے گا وہ میرا درجہ پائے گا۔

ہم اس پر سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ یعنی اللہ کی لعنت جھوٹوں پر۔

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

قسط: 60

پروفیسر محمد حسین آسی

دو محبوب: ... ہم دو محبوبانِ خدا کا ذکر کرنا چاہتے ہیں حسن و محبوبیت کا وہ رشتہ ... بھی ہیں ... قدوسی نفوس میں بھی ... یہ دو محبوب ہیں جن کو خدا کا بھی اور رسول خدا ﷺ کا بھی محبوب کہا جاتا ہے اور ان کی محبوبیت ... سے محبت کرے وہ خدا کا بھی محبوب اور رسول کا بھی ... ہو جاتا ہے بلکہ ان کی محبت ... میں ... ہے۔ یہ دو عظیم محبوب کون ہیں؟ سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما یہ دونوں اللہ جل مجدہ کے محبوب عظیم ﷺ کے مقدس نواسے ہیں۔ بنت الرسول سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت بتول زہرا سلام اللہ علیہا و علیہما کے جگر پارے ہیں اور اسد اللہ الغالب مولائے کائنات حضور سیدنا علی المرتضیٰ مشکل کشا ... کے فرزند ہیں۔ یہ دونوں سراپا حسن ہیں اور ان کا حسن ... ہے۔ ... حسین ... حسن، اصل حسن ... مطلع حسن اور منبع حسن ... ہے ہر حسن جن پر نثار ... حسن پر قربان ... جن کا گھرانا ... ﷺ۔

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی ﷺ

اعلیٰحضرت قدس سرہ کے اس شعر پر ... کی تضمین ملاحظہ ہو۔

شاہ عرب و عجم، ماہ حل و حرم!
وہ عطا ہی عطا، وہ کرم ہی کرم!!
جس کا حسن ... کا ہے بھرم
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی ﷺ

بہر حال یہ دونوں شہزادے ... آئینہ حسن ہیں، آئینہ حسن ذات بھی، آئینہ حسن صفات بھی، آئینہ حسن صورت بھی آئینہ حسن سیرت بھی ... جسم بھی ... جان بھی ... خلق بھی ... اعلیٰحضرت مجدد ملت قدس سرہ نے خوب ... کہہ سکتا ہے جس کے جسم کا ... کے حبیب ... اہل بیت حبیب ﷺ کے عشق میں رچا بسا ہو۔

معدوم ... تھا سایہ شاہ ثقلین ﷺ
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذات حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین رضی اللہ عنہما

... کی مزید تفصیل

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک

حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا — صلی اللہ علیہ وسلم

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں — صلی اللہ علیہ وسلم

خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

اطمینان قلب کے لئے اب آپ ان روایات حدیث کی طرف چلتے ہیں جن سے یہ مضامین اخذ کئے گئے ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور رحمت عالم ﷺ نے ان دونوں شہزادوں کے بارے میں فرمایا:

اللهم انی احبهما فاحبهما واحب من یحبهما (ترمذی شریف)

ترجمہ: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان دونوں سے محبت رکھنے والوں کو بھی محبوب بنا لے۔

کس قدر دلکش اور ایمان افروز نسخہ ہے اللہ کی محبوبیت کا۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم (آل عمران)

ترجمہ: اے محبوب! تم فرما دو اے لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قرآن پاک کی صراحت کے مطابق حضور پرنور ﷺ کی اتباع اللہ کا محبوب بنا دیتی ہے اور سرور دو عالم ﷺ کی دعا اعلان فرما رہی ہے کہ نور خدا ﷺ کے ان دو نور پاروں کی محبت بھی انسان کو اللہ کا محبوب بنا دیتی ہے کیوں نہ ہو ان کی محبت بھی تو اتباع مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی جان ہے۔ [illegible] لوگ خوب سمجھ لیں اگر انہیں اتباع رسول ﷺ سے کوئی دلچسپی ہے تو انہیں حضور پرنور ﷺ کے ان دونوں شہزادوں سے بھی محبت کرنا ہوگی اور اگر انہیں دعوی اتباع رسول ﷺ ہے اور باوجود ان شہزادوں سے بغض ہے یا ان کے اعداء یزید و شمر وغیرہ سے محبت ہے تو ان کا دعوی اتباع رسول یقیناً جہاں فریبی ہے بلکہ خود فریبی ہے۔ جب یہ دونوں لال کریم اس حد تک آئینہ جمال مصطفی ہیں (ﷺ) کہ ان سے زیادہ کا تصور بلکہ ان اندر کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تو پھر مومن جو حضرت ایمان کی رو سے عاشق مصطفے (علیہ التحیۃ والثنا) ہے اسی مناسبت سے عاشق حسنین کریمین (رضی اللہ عنہما) کیوں نہ ہوگا۔ اور اگر معاذ اللہ اس حقیقت مظہریت کے باوجود حضور پرنور ﷺ کے ان جگر پاروں کی محبت سے محروم ہے تو ماننا ہوگا وہ خود حضور ﷺ کی محبت سے محروم ہے اور ایمان سے نا آشنا ہے۔ ہمیں یہ شان دنیا میں اور کس کو عطا ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لم یکن احد اشبہ بالنبی ﷺ من الحسن بن علی وقال فی الحسین ایضا کان اشبہہم برسول اللہ ﷺ (بخاری شریف)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

اور تفصیل اس مشابہت کی؟ سنئے خود مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی فرماتے ہیں۔

الحسن اشبہ رسول اللہ ﷺ ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ النبی ﷺ ما کان اسفل من ذلک (ترمذی شریف)

ترجمہ: حسن سینے سے سر تک رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے اور حسین اس سے نیچے نبی کریم ﷺ سے مشابہت

ہے مجھے [illegible] محبوب ہو [illegible]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ پر تشریف لے گئے [illegible] "اثم لکع اثم لکع" [illegible] کہاں ہیں۔ پھر حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے [illegible] گلے لگ گئے [illegible] رسول اللہ ﷺ نے [illegible] اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں [illegible] (اللهم إني أحبه فأحبه وأحب من يحبه) (بخاری۔ مسلم شریف)

آئیے اس سلسلہ محبت کی ایک اور کڑی ملاحظہ کریں۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور پرنور ﷺ نے فرمایا!

حسين مني وأنا من حسين أحب الله من أحب حسينا حسين سبط من الأسباط (ترمذی شریف)

ترجمہ: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں (یا اتحاد قرب کی طرف اشارہ ہے) اللہ اس سے محبت فرمائے جو حسین سے محبت کرے حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے

بشارت [illegible] جنت میں [illegible] مقام [illegible]

پر جیسے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ملاحظہ ہو

إن هذا ملك لم ينزل الأرض قط قبل هذه الليلة استأذن ربه أن يسلم علي ويبشرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة وأن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة (ترمذی شریف)

ترجمہ: یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

اہمیت کے لحاظ پر غور کیجئے سدرۃ المنتہیٰ کے مکین حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنا بڑی سعادت سمجھ کر فرشتے اس کے حصول کے لئے بارگاہ رب العزت میں اجازت طلب کرتے ہیں اور جب انہیں [illegible] مل جاتی ہے تو پھر وہ دونوں بشارت تحفۃً نذر [illegible] کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ اللہ اکبر! یہ عظمت ہے [illegible] مرجع موجودات، مکونات کی ﷺ۔

پھر دیکھئے کہ یہ خصوصی بشارت [illegible] ہوئے اور وہ بشارت [illegible] محبوب اعظم و اکرم ﷺ کی [illegible] جگر جنتی [illegible] ۔۔۔

ذرا انصاف کیجئے [illegible] بشارت [illegible] میں یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ حسن بھی جنت [illegible] حسین بھی [illegible] سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible] ماشاء اللہ [illegible] فطری [illegible] شقاوت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اللہ [illegible] ﷺ [illegible] مقام حسین علیہ السلام کا منکر نہیں اللہ کا منکر ہے اور حبیب ﷺ صادق و مصدوق کا [illegible] جنت [illegible] حسین [illegible] فرات کے کنارے [illegible]

[illegible] ہوتے تو رحمت [illegible] جسم واطہر [illegible]

کا درخت [illegible] کا جسم [illegible] سال [illegible]

اس مال پر اللہ کے حبیب ﷺ کا [illegible] سے متفق [illegible]

سے روایت ہے:

ان رسول اللہ ﷺ قال لعلی و فاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے (حضرات) سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم [illegible]

[illegible] ہوں اور میں ان سے صلح [illegible] صلح [illegible]

[illegible] میں [illegible] مصطفیٰ [illegible]

جنتی نوجوان تھی۔

میری عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ آپ ﷺ [illegible] مرشد [illegible]

[illegible] مصطفیٰ [illegible] علیہ التحیۃ والثناء [illegible]

سیدنا [illegible] ﷺ [illegible]

ہمیں ان کے انتخاب سے کیا گلہ ہو سکتا ہے۔

بال بازاں را سوئے سلطان برد　　　بال زاغاں را بگورستان برد

[illegible]

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی!!

زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول　　صلے اللہ علیہ الہ وسلم

پنجتن پاک [illegible]

[illegible]

عن عائشۃ قالت خرج النبی ﷺ غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی رضی اللہ عنہ فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے آپ کے اوپر [illegible] حسن بن علی [illegible] حسین [illegible] [illegible] پاک کی آیت [illegible] تلاوت کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

مطہرات ہی کو یہاں اہل بیت فرمایا گیا ہے۔ حضرت مولائے کائنات سیدہ خاتون جنت اور ان کے صاحبزادوں کو حضور پرنور ﷺ نے چادر تطہیر سے ازواج مطہرات کے ساتھ اہل بیت میں شامل فرمایا جیسا کہ ام المومنین حضرت صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما کی روایت سے ظاہر ہے۔ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت سیدہ صدیقہ اور حضرت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہما میں قطعاً کوئی مخالفت یا باہمی بغض و حسد نہیں تھا۔ یہ سب ایک دوسرے کی شان و عظمت بڑھ چڑھ کر ذوق و شوق سے بیان فرماتے تھے۔

پھر آیۂ تطہیر کی طرف آئیے۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم (ازواج مطہرات ہوں یا آل عبا) کی تطہیر کا اعلان خود قادر مطلق فرما رہا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر قیامت تک آنے والے اہل ایمان کو پاک کرنا حضور پرنور ﷺ کے منصب نبوت کا ایک اہم عنوان ہے چنانچہ قرآن پاک نے اس حقیقت کے اظہار کے لئے فرمایا

وَيُزَكِّيهِمْ (آل عمران ۔۱۶۴) وہ انہیں پاک کرتا ہے

گویا قرآن نے محبوب حق ﷺ کی نبوت و رسالت کے لئے حضور پرنور ﷺ کے اہل بیت کی تطہیر کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا۔
اب جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاص ایمان اور عمدہ نیتوں پر اعتراض کرتا ہے وہ دراصل محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی صحبت کی برکات اور روحانی اثرات فیوضات کا منکر ہے۔ پھر وہ جو شخص اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم پر حرص اقتدار اور طلب دنیا اقتدار وغیرہ کسی قسم کی بھی ظاہری اخلاقی کوتاہی کا الزام لگاتا ہے وہ خدا کو قادر مطلق نہیں سمجھتا۔ اب اگر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے تو ماننا ہوگا کہ سیدنا امام حسین علی جدہ و علیہ السلام کا سفر کوفہ کسی دنیوی لالچ یا حصول اقتدار کی غرض سے نہیں تھا، بلکہ محض اللہ جل مجدہ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی رضا کے لئے تھا اور مقصود محض کلمۂ حق کی سربلندی اور شریعت اسلامی کی پاسداری تھی۔ ورنہ اللہ کے قادر مطلق ہونے پر حرف آئے گا۔ اس سلسلے میں مزید وضاحت کے لئے درج ذیل واقعے پر غور کیجئے۔

جب سیدنا امام حسین علی جدہ و علیہ السلام مکہ معظمہ سے کوفہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ پیچھے سے حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کا خط [illegible] ملا مگر آپ نے [illegible]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس عدم تعمیل ارادہ کی وجہ پوچھی تو فرمایا

اِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ وَقَدْ اَمَرَنِيْ فِيْهِ بِاَمْرٍ وَ اَنَا مَاضٍ لَهُ عَلَيَّ كَانَ اَوْ لِيْ فَقَالَا وَ مَا تِلْكَ الرُّؤْيَا قَالَ مَا حَدَّثْتُ بِهَا اَحَدًا وَ مَا اَنَا مُحَدِّثٌ بِهَا حَتّٰى اَلْقٰى رَبِّيْ ([illegible] بحوالہ طبری، ابن اثیر، البدایہ)

ترجمہ: میں نے خواب میں رسول ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے اس خواب میں مجھے ایک حکم دیا ہے جس کو میں ضرور پورا کروں گا۔ خواہ وہ میرے خلاف پڑے یا موافق۔ پوچھا وہ خواب کیا ہے۔ فرمایا میں نے اب تک کسی سے بیان کیا ہے اور نہ کروں گا، یہاں تک کہ اپنے رب تعالیٰ سے جاملوں۔

جس ذات کو اللہ ارحم الراحمین اپنے لطف خاص سے پاک فرما دیا اس کی بات بھی اپنی مرضی سے نہیں ہوتی بلکہ اس کا ایک ایک قدم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے مطابق ہی اٹھا چاہیے اور یہ تو وہ ہیں جو مظہر تا حسن اور حسین یعنی سراپا حسن ہیں۔ جب حضور الصادق والامین ﷺ نے ان کا نام حسن و حسین رکھا ہے تو ان میں عیب [illegible] ہو سکتا ہے۔ بلکہ حقیقت تو وہ ہے جو حضرت حسن رضا خاں علیہ الرحمہ نے بیان فرمائی ہے۔

ان کی [illegible] کیوں ہو [illegible]
[illegible] حسن سے نکلی ہے کان حسن

آیت مباہلہ: بہرحال یہ آل عبا ہیں اور آل عبا کی عداوت کیونکر مقبول ہو سکتی ہے۔ یہ ہمیشہ ایک ہیں۔ یقین نہ آئے تو آیۂ مباہلہ پر غور کر لیں۔ ہوا یوں کہ نجران کے عیسائی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ آقائے علیم و خبیر ﷺ نے ان کی ہر بات کا جواب دیا مگر انہوں نے فضول قسم کی کٹ حجتی شروع کر دی۔ اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

فمن حاجک فیه من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم
وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین ۝ (آل عمران)

اے پیارے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں جو حجت کرتے ہیں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر لعنت ڈالیں (کنزالایمان)

دعوت مباہلہ کی نصاریٰ نجران سے ... کی مہلت دی کہ ہم آپس میں مشورہ کر کے جواب دیں گے۔ تیسرے دن کے بعد وہ بہت وقار اور شہادت کے ساتھ ... اپنے عظیم پادریوں کو ساتھ لے کر آئے۔ ... حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان، شوکت اور جاہ و جلال سے تشریف لے کر آئے کہ گود میں شہید کربلا امام حسین، دائیں طرف آپ کا دست مبارک پکڑے ہوئے امام حسن، اور خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا اور فاتح خیبر شیر خدا حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) دونوں پیچھے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ حضور ﷺ ان سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو سب میری دعا پر آمین کہنا۔ یہ نورانی اور پرعظمت صورتیں دیکھ کر ان کا سب سے بڑا پادری پکار اٹھا اے عیسائیو

انی لاری وجوھا لو سألوا اللہ ان یزیل جبلا من مکانه لازاله بها فلا تباهلوا فتهلکوا ولا یبقی علی
وجه الارض نصرانی الی یوم القیامة ، لا تباهلک (تفسیر کبیر، مدارک ...)

محبوب و مظلوم: دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم و اکرم و افخم ﷺ کی بارگاہ میں ان حضرات کی محبوبیت کا اور قرب کا کیا عالم ہے۔ لیکن یہ ہر جگہ ایک ہی درجہ اپنی شان میں یکتا و یگانہ ہیں۔ مگر یہاں ایک نکتہ ذہن نشین رہے کہ یہاں جو جتنا محبوب ہوتا ہے، اتنا ہی مظلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں محبوبیت اور مظلومیت لازم و ملزوم ہیں۔ ان دونوں شہزادوں کی یہ محبوبیت اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ ان کی مظلومیت بھی یکتا ہے۔ کربلا میں جو ظلم اہل بیت پر ہوئے یہ ان کی عظیم و لاجواب محبوبیت کا تقاضا ہے۔ خود محبوب اعظم و اکرم ﷺ نے اعلان فرما دیا۔

اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الصالحون ثم الامثل فالامثل (کنز الحقائق، جامع صغیر)

ترجمہ: خدا کی طرف سے جو مصائب نازل ہوتے ہیں وہ سب سے زیادہ انبیاء پر پھر نیک لوگوں پر پھر درجہ بدرجہ۔

ہاں اللہ کے محبوب تو مظلوم ہوں گے ظالم کون ہوگا۔ اس کی عظمت کا تقاضہ ہے کہ بدترین ظلم کرنے کے لیے بظاہر بدترین شقی مسلط ہوں۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ کربلا میں یزیدی فوج کے افسروں اور سپاہیوں کو دیکھئے کہ ان میں کوئی خصلت بھی انسانیت کی کوئی رمق موجود ہو۔ جس نبی محترم و مکرم ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں، اسی کا نور، اسی کا لخت جگر، اسی کا ہم شکل آنکھوں کے سامنے موجود ہے اور پھر اسی پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ پھر اس ظلم و ستم پر ضمیر کے اندر کوئی خلش محسوس نہیں ہوئی کیونکہ ضمیر تو مر چکا تھا۔ بہر حال یہ شکل کے اعتبار سے سراپا مکر، کردار کے اعتبار سے بدتر از شیطان عظمت شبیر رضی اللہ عنہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ مقابلے میں یزید، ابن زیاد، عمرو بن سعد، شمر ذی الجوشن جیسے ملعون جس سے لعنت کو بھی عار آئے، حرص ہی حرص، غرور ہی غرور، ظلم ہی ظلم، فسق ہی فسق اور نفاق ہی نفاق۔ کربلا کے میدان میں ان کی گفتار یا کردار و عمل کوئی پہلو دیکھیں، کیا مجال انسانیت یا رحم کی ہلکی سی رمق بھی اس میں نظر آتی ہے، ہرگز نہیں۔ یقیناً شہید اعظم اور ان کے اعزہ و رفقاء رضی اللہ عنہم جو سب کے سب شوق شہادت سے سرشار تھے، کے مقابلے والی فوج کا ہر فرد، بہیمیت و حیوانیت کی اس عمیق ترین وادی جہنم میں گرا ہے کہ ان کے نام سے بھی انسانیت بیزار ہے۔ ان کے اس شیطانی کردار سے بھی سیدنا امام پاک اور ان کے ساتھیوں کی عظمت مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔ واقعی کربلا کا شہید اعظم مظلوم اعظم بھی ہے اور یوں محبوب اعظم بھی ہے اس انتہائی مظلومیت کے موقع پر بھی اس کی محبوبیت کے جلوے دیدہ وروں کو فرحت و سرور بخشتے ہیں،

صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

کوفیوں میں سے ایک گستاخ ابن حوزہ نے [illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب منتخب شام کربلا سے نقل کیا جارہا ہے۔

[illegible] بن علی بن ابی طالب ہوں میں ان کا لخت جگر ہوں [illegible] شہید [illegible]

[illegible]

بیت وران کے رفقاء کے قتل [illegible] گئے ہیں اور یہ سب [illegible] [illegible] آپ نے چند شعر پڑھے،

[illegible]

[illegible] حضرت حسین [illegible]

[illegible]

[illegible] پر مری روح

[illegible]

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا [illegible] یا اب تم روتے اور ماتم کرتے ہو خدا تمہیں ہمیشہ

[illegible] اور ماتم کرنا کبھی موقوف نہ ہو۔ تم بہت [illegible]

[illegible]

ڈھیری پر رکھا ہو۔ تم میں بجز خودستائی، شیخی، عیب جوئی، تہمت [illegible]

مرتکب ہوئے ہو۔ تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذلت حاصل کی [illegible]

چکا ہے، وہ کسی پانی سے زائل ہونے والا نہیں۔ [illegible]

خاندان نبوت [illegible] حضرات عصمت و طہارت [illegible]

[illegible] آخرت میں [illegible] اور تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے [illegible]

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible]

[illegible] کیا تمہیں معلوم ہے [illegible]

[illegible] صبر طویل لا مکم [illegible]

تم سے میرے بھائی [illegible] آخرت میں [illegible]

میں آگ میں جلو گے جو شعلہ ور ہو گی۔

[illegible] حرم اللہ [illegible] وحرمها القرآن ثم محمد

تم نے وہ خون بہایا ہے [illegible] اور قرآن نے پھر حضرت محمد (ﷺ) نے حرام کیا ہے

[illegible]

"کا ور ہو تم و بشارت [illegible] قیامت [illegible]

[illegible] علی خیر من بعد النبی سیولدوا

اور بے شک میں تو میرے بھائی پر غم سے رو رہی [illegible] (ﷺ) [illegible] پیدا ہوں گے

بدمع عزیز مستهل مکعکب [illegible]

[illegible] اور کبھی خشک نہ ہوں گے

(مقتل ابن [illegible] ۸۳، جلاء العیون ص ۲/۲۲۳)

اگر محبوبیت کا اظہار دعاؤں کی قبولیت سے بھی ہوتا ہے تو [illegible] اس بات کی تصدیق فرمائیں گے خانوادہ نبوت

سے میدان کربلا میں یادگار کے طور پر ... میں اہل بیت کو جو دعائیں دی تھیں، اب تک ان کے اثرات و ثمرات۔ ایک روایت آتی ہے، خصوصاً سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے لیے دعا کہ خدا تمہیں ہمیشہ روتے رکھے اور تمہارا رونا اور ماتم کرنا کبھی موقوف نہ ہو اور بی بی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے لیے دعا کہ خدا تمہیں ہمیشہ پیٹتا رکھے آج ایک زندہ حقیقت کی طرح ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ مظلوم کوئی بھی ہو حضور انور ﷺ نے اس کی بددعا سے بچنے کی تلقین فرمائی چنانچہ ارشاد عالی ہے۔

اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہَا یَسْأَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کا حق دینے سے نہیں روکتا۔

پھر وہ جو اہل بیت کے محبوب ترین افراد ہوں اور مظلوم ترین بھی ہوں ان کی دعا اور بددعا کی قبولیت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان دعاؤں کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ آسانی سے ہوسکتا ہے کہ کن کے بارے میں یہ دعائیں قبول ہوئیں۔ وہ لوگ تھے کہ جنہوں نے آل رسول کو ذبح کیا، ان کی پشتوں پر گھوڑے دوڑائے، انہیں غمگین دل بنائے رکھنے والے، ان کے جسموں کو جلانے والے اور خواتین اہل بیت کو اونٹوں کی ننگی پشتوں پر سوار کر کے شہر بشہر پھرانے والے۔ ان کا رونا پیٹنا اور ماتم کرنا محبت کے تحت نہیں سزا کے طور پر ہے۔ انسانی فطرت کا کیسا تاریک پہلو ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً اللہ اور رسول ﷺ کی رضا کے لیے مکہ میں بدترین ظلم و ستم برداشت کیے حتی کہ گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ میں آئے اور حسب موقع اسلام کے لیے جان و مال کے نذرانے پیش کرتے رہے پھر ان سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں بشمول اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے بھی اپنی رضا کا اعلان فرمایا، یہ تمام حضرات ان سے راضی نہیں کہ انہیں ان کے ایمان تک سے انکار ہے اور ان کے زعم باطل میں وہ اہل بیت کے معاذ اللہ دشمن تھے۔ مگر جنہوں نے چند ٹکوں کی خاطر انہوں نے ان کی عظمت شان کی پرواہ کی نہ ان کی نسبت رسول کی بلکہ بدترین دشمن اور تاریخ کے ہولناک ترین مظالم سے دوچار کیا، پھر بھی محبت اہل بیت کے مدعی ہیں تو کیوں؟ اس لیے نہیں کہ ... میں پہنچے ہیں بلکہ اس لیے کہ اہل بیت کی بددعائیں انہیں دنیا میں ... اور عقبیٰ میں ... کر رہی ہیں۔

خیر بات ہورہی تھی محبوبیت اور مظلومیت کے لازم و ملزوم ہونے کی تو عجیب بات یہ ہے کہ جہاں محبوب انس و جان سرور کون و مکان ﷺ خود جیسے ان کے محبوب ہونے کا اعلان فرما چکے تھے ان کے مظلوم ہونے کا اعلان بھی فرما چکے تھے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کی روایات سے ظاہر ہے۔ ہاں محبوبیت کا تقاضا یہ بھی ہوتا ہے کہ محبوب کی ایذا و گستاخی برداشت نہیں کی جاتی ہے، چنانچہ کربلا میں آل رسول ﷺ پر ظلم و ستم ڈھانے والوں کا حشر جو اس دنیا میں ہوا وہ بھی دنیا دیکھ چکی اور پھر آخرت میں جو ان کا حشر ہوگا وہ بھی زمانہ دیکھ لے گا۔ کربلا کا ایک مجرم بھی ایسا نہیں تھا جسے یہاں سزا نہ ملی ہو اور پھر ان سب کے لیے یہ سزا کفارہ نہیں بلکہ آخرت کا عذاب اس سے بھی کئی گنا ہوگا۔ یہاں صرف ایک روایت عرض کی جاتی ہے۔ حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں۔

قَاتِلُ الْحُسَیْنِ فِیْ تَابُوْتٍ مِنْ نَارٍ عَلَیْہِ نِصْفُ عَذَابِ اَھْلِ الدُّنْیَا (شام کربلا، بحوالہ نور الابصار)

ترجمہ: حسین کا قاتل آگ کے تابوت میں ہوگا اس پر اہل دنیا کے عذاب کا نصف ہوگا۔

ایک عبرت آموز اور جامع روایت کربلا کے واقعات کا جو حضور پرنور ﷺ کی ذات پاک پر کیا اثر ہوا یہ بھی مشکوٰۃ شریف کی بعض مشہور روایات سے واضح ہے۔ اب یہاں ایک جامع روایت درج کی جاتی ہے جس میں بہت کچھ ہے۔

حضرت ابو محمد سلیمان بن اعمش کوفی تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ کے لیے گیا دوران طواف میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹ کر یہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور میں گمان کرتا ہوں کہ تو مجھے نہیں

بخشے گا۔" میں اس کی بات پر بہت متعجب ہوا کہ یہ کون سا عظیم گناہ ہے کہ جس کی بخشش کا یہ گمان نہیں رکھتا۔ میں خاموش رہا اور طواف میں مصروف رہا اور وہ ہر پھیرے میں یہی کہہ رہا تھا۔ میری حیرانی میں اضافہ ہوا۔ میں نے طواف سے فارغ ہو کر اس سے کہا تو بے شک عظیم مقام پر ہے جہاں بڑے سے بڑے گناہ بھی بخشے جاتے ہیں تو آ جا اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت مانگتے ہو تو اس سے امید بھی رکھو کیونکہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ اس شخص نے کہا اے اللہ کے بندے تو کون ہے۔ میں نے کہا میں سلیمان الاعمش ہوں۔ اس نے کہا اے سلیمان تم آؤ اور امید بھی رکھو میں بھی تمہارے ہی جیسا خیال رکھتا تھا لیکن اب نہیں۔ یہ کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک طرف لے گیا اور کہا میرا گناہ بہت بڑا ہے۔ میں نے کہا کیا تیرا گناہ پہاڑوں، آسمانوں، زمینوں اور عرش سے بھی بڑا ہے؟ کہنے لگا ہاں میرا گناہ بڑا ہی ہے۔ سنو میں تمہیں بتاتا ہوں وہ بڑی عجیب بات ہے جو میں نے دیکھی ہے میں نے کہا سناؤ اللہ تم پر رحم کرے۔ اس نے کہا اے سلیمان میں ان ستر آدمیوں میں سے ہوں جو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے سر کو یزید کے پاس لائے تھے۔ پھر یزید نے اس سر کو شہر کے باہر لٹکانے کا حکم دیا۔ پھر اس کے حکم سے اتارا گیا اور سونے کے طشت میں رکھ کر اس کے سونے (سید) کی جگہ رکھا گیا۔ آدھی رات کے وقت یزید کی بیوی تھی تو جاگ اٹھی اس نے دیکھا کہ ایک نورانی شعاع امام کے سر سے لے کر آسمان تک چمک رہی ہے وہ یہ دیکھ کر بہت خوف زدہ ہوئی اور اس نے یزید کو جگایا اور کہا اٹھ کر دیکھو میں ایک عجیب منظر دیکھ رہی ہوں یزید نے بھی اس روشنی کو دیکھا اور کہا چپ رہو میں بھی دیکھ رہا ہوں جو تم دیکھ رہی ہو۔ جب صبح ہوئی تو اس نے سر مبارک لانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ لایا گیا اور خیمہ سبز میں رکھا گیا اور اس کی نگرانی کے لئے ستر آدمی مقرر ہوئے میں بھی ان میں تھا۔ پھر ہمیں کھانا دیا گیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور کافی رات گزر گئی تو ہم سو گئے۔ اچانک میں جاگ پڑا اور دیکھا کہ آسمان پر ایک بڑا بادل چھایا ہوا ہے اور اس میں سے پرندوں کی گرج اور پروں کے پھڑپھڑانے کی آواز آ رہی ہے پھر وہ بادل قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ زمین سے مل گیا اور اس میں سے ایک مرد نمودار ہوا جس پر جنت کے حلوں میں سے دو حلے تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک فرش اور کرسیاں تھیں اس نے وہ فرش بچھایا اور اس پر کرسیاں رکھ دیں اور پکارنے لگا اے ابو البشر آدم علیہ السلام تشریف لایئے پس ایک بڑے بزرگ نہایت حسین و جمیل تشریف لائے اور سر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر کہا

السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا بقیۃ الصالحین عشت سعیدا وقتلت طریدا ولم تزل عطشان حتی الحقک اللہ بنا رحمک اللہ ولا غفر لقاتلک الویل لقاتلک غدا من النار [illegible] وقعد علی الکرسی من تلک الکراسی۔

ترجمہ: سلام ہو تجھ پر اے اللہ کے ولی سلام ہو تجھ پر اے بقیۃ الصالحین زندہ رہے تم سعید ہو کر قتل ہوئے تم طرید ہو کر پیاسے رہے حتیٰ کہ اللہ نے تمہیں ہم سے ملا دیا۔ اللہ تم پر رحم فرمائے اور تمہارے قاتل کے لئے بخشش نہیں تمہارے قاتل کے لئے کل قیامت کے دن دوزخ کا بہت برا ٹھکانا ہے۔

یہ فرما کر وہ وہاں سے ہٹے اور ان کرسیوں میں ایک کرسی پر بیٹھ گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک اور بادل پہلے بادل کی طرح زمین سے مل گیا اور میں نے سنا کہ ایک منادی نے ندا کی اے نبی اللہ نوح تشریف لایئے ناگاہ ایک صاحب زرد رنگ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عذاب نازل ہو جائے۔ (شام کربلا [illegible] ص ۱۳۹)

☆ ☆☆ ☆

[illegible]

آفتاب روحانیت

اعلیٰحضرت پیر سید محمد اسمٰعیل زیب سجادہ لاثانی غروب ہو گیا

محمد حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل سنت کے بڑے علما اور بزرگان طریقت کے حسوصاً یہ خبر انتہائی صدمہ سے سنی گئی کہ مخزن اسرار، پیکر انوار، قطب دوراں، غوث زماں، دربار عالیہ شہنشاہ لاثانی کے زیب سجادہ حضور نقش لاثانی اعلیٰحضرت پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ لاثانی قدس سرہٗ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۵ء کو ... ہزاروں مریدوں کو سوگوار کر کے مولائے حقیقی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ حضرت صوفی ... شہنشاہ ولایت ... لاثانی اعلیٰحضرت عظیم ... حضور قبلہ عالم پیر سید علی حسین شاہ صاحب نقش لاثانی قدس سرہٗ ... کے فرزند اصغر تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ... ۱۹۵۵ء کو ... کی ... میں ہوئی۔ ... طریقت صوفی محمد حسین (... ضلع شیخوپورہ) ... آپ کی ولادت باسعادت کے دنوں میں ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم ... خواب میں ... حضرات ... شفقت و رحمت کے ساتھ ... والد ماجد شہنشاہ ولایت و طریقت ... کی تربیت ... روحانی ... خواب ... جب ... تو ... جواب ... آپ کے ... میں اپنی ... اللہ ... کے ساتھ بچپن سے شروع ہو گئی تھی۔ ... میں قیام ... قدس سرہٗ ... ناظرہ پڑھنے کی ... سکول میں ... کی تعلیمات ... پارے کا ایک ... قرآن پاک مکمل ہوا ... تعلیمی ... حقیقت ... حضور نقش لاثانی قدس سرہٗ کے ... تربیت سے ... سیکھنے کا موقع ملا ... قرآن پاک پڑھنا تو ... کی تعلیمات ... چنانچہ ... سکول ... قرآن پاک پڑھ چکنے کے بعد دوسری اسلامی کتابیں پڑھتے گئے ... پڑھنے کی برکت سے ... حتیٰ کہ ... کے ساتھ ... قرآن ... تعلیم بھی بڑھتا گیا

... چھوٹی سی عمر میں ... کی طبیعت پر چھوٹی ... سادہ خوراک سادہ ... سادہ اور گفتار سادہ، تکبر و غرور ... طبیعت پہلے ہی ... تھی ... قدس سرہٗ کی تربیت سونے پر سہاگہ۔ شجاعت و بسالت کا رنگ تو شیر خدا ... طبیعت میں ... لاثانی اندر ...

[illegible] چاہئے تو چنانچہ یوں متفق ہوا [illegible] حرف [illegible] [illegible]

[illegible] سیرت کے [illegible] [illegible] شان [illegible] [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] مقدس [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] رخصت ہو گئے۔ شاید [illegible] فوراً [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پر بھی [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت [illegible] ہوں۔

[illegible] آخرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] شریف [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کے پاس پہنچے اور ایک پھیرا لگا آئے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ثانی [illegible] [illegible] حضور [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قدس [illegible] خدمت [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شریف [illegible] [illegible] حضور [illegible] ثانی قدس [illegible] کی خدمت

میں پیش [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی پہنچ گئے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ثانی قدس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مگر [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (ایسے [illegible] مقصود [illegible])

حسن تربیت نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فروری [illegible] کی رات [illegible] (ضلع [illegible]) میں [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] ثانی قدس [illegible] [illegible] مقدس [illegible] [illegible] حضرت [illegible] محمد [illegible] نقشبندی

مرحوم [illegible] [illegible] [illegible] محمد [illegible] نقشبندی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جواب [illegible] [illegible] تھے تو [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جنگ میں [illegible] تھے

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بلکہ اپنے [illegible] بھائی کی

طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمان بھائی کی صورت

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی کوئی ایثار کا ایسا مظاہرہ کرتا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جنگ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شہنشاہ [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ثانی قدس [illegible] خدمت میں [illegible] [illegible] [illegible] فارغ ہو تو آپ

[illegible] سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب [illegible] چونکہ بلیک آؤٹ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب [illegible]

[illegible] قریب فرمایا اٹھو اور نفل پڑھو میں نے وضو کیا اور [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] قبول [illegible] آپ [illegible]

[illegible] جب تکلیف ہوتی تو میں [illegible] میں مبتلا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واقعی حضور [illegible]

[illegible] مصیبت میں [illegible]

[illegible] مصیبت میں مبتلا ہوتے تھے۔

حضور ﷺ قبول فرمائیں

[illegible] حضرت [illegible] تو آپ [illegible]

[illegible] مفتی سرکار کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ بھی ساتھ تھے۔ [illegible]

[illegible] ﷺ میں عرض معروض کر رہے تھے [illegible] ﷺ [illegible]

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے قبول [illegible] رخصت [illegible]

[illegible] شعور [illegible] ﷺ میں قبولیت ہو چکی تھی۔ اسی

بیعت کی برکت تھی [illegible] کی قبولیت کا [illegible] مدینہ شریف

[illegible] شعر [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ میں

[illegible]

مجھے [illegible] وقت [illegible]۔

بیعت [illegible] حضور قبلہ عالم [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] طرف تشریف [illegible]

سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت سے مشرف [illegible] طریقت حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] شوق [illegible] غالب تھا

[illegible] ہوئی [illegible]۔

[illegible] ﷺ [illegible] مدینہ منورہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible] شریف [illegible]

[illegible]

شادی خانہ آبادی [illegible]

[illegible]

[illegible] کی حاضری میں کوئی فرق نہیں آیا۔

[illegible] غلاموں کی زندگی کا سب سے بڑا حادثہ رونما ہوا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے وصال شریف کے بعد فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible] حسب [illegible] ارشاد [illegible] حاضر ہو تو حسن کا عالی تصور [illegible] [illegible] قدر [illegible] زیارت [illegible] [illegible] بہت [illegible] نکل گیا ہے۔

یہی بات یہ ہے کہ مجھے محسوس ہوا جیسے میں [illegible] [illegible] [illegible] سے نکل [illegible] [illegible]۔ [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] روات والعقیدت کی بنا پر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مجھے یوں محسوس [illegible] عشق خدا اور رسول، جو اسلام کا درد، جو اہل سنت کے مذہب کا احساس، جو شریعت کا پاس اور جو اتباع سنت کا جذبہ [illegible] [illegible] [illegible] بڑے بڑے [illegible] [illegible] نظر میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے محبت و شفقت کا انداز بھی اپنے [illegible] جداگانہ [illegible] تھا۔ اللہ سے محبت اور [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھا۔ [illegible] سب پر [illegible] مدینہ منورہ کی حاضری کا شوق [illegible] بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible]

[illegible] کے طفیل [illegible] بھی خدا سے [illegible] ہے — [illegible] [illegible] حاضری اس پاس [illegible] ہے

[illegible] [illegible] ناسازیٔ طبیعت و علالت کی بنا پر اب تو صورت حال یہ تھی کہ جدہ سے سیدھے مدینہ منورہ [illegible] [illegible]۔

مدینہ منورہ کا شوق اپنے [illegible] [illegible] [illegible] سب غلاموں کے لئے بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] حاضری [illegible] [illegible] [illegible] مگر [illegible] شریف کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرات بھی [illegible] شریف [illegible] [illegible] [illegible] میسر ہوتے تھے نوازے جاتے اور اس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]؟

سنت کی پابندی کا یہ حال کہ دربار شریف میں صاحبزادے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پابندی [illegible] [illegible] ہے۔ دولت دنیا کی حرص کا نہ ہونا تو ایک طرف خود دن رات اللہ کا دیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں قریبی [illegible] میں غریبوں کی آنکھوں کا [illegible] [illegible] [illegible] کتنی دولت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو گئے اور جیب خاص سے چار لاکھ کی خطیر رقم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سید شجاعت علی صاحب [illegible] [illegible] [illegible] طرف بھیجا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چیز تیرہ میل پیدل چل کر مستحقین میں [illegible] تقسیم کئے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدمت میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں اس [illegible] حضرت [illegible] بھیجی ہوئی تھیں۔ وہ خدا کی راہ میں بہت کچھ دیتے تھے مگر حدیث پاک کی تعمیل کرتے ہوئے کہ [illegible] ہاتھ سے یوں صدقہ دے کہ [illegible] ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔

[illegible] کے [illegible] شوقین نہیں تھے۔ آپ [illegible] [illegible] [illegible] دین کے لئے وقف [illegible] [illegible] [illegible] سید کرامت علی مدظلہ [illegible] فرزند چہارم جناب [illegible] علی شاہ صاحب [illegible] [illegible] نصیحت فرمائی [illegible] تھی کہ [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پڑھنا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عظیم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

میری آخری ملاقات میں سالہا سال ہر [illegible] [illegible] دربار شریف میں حاضر ہوتا ہوں۔ اس اعتبار سے آپ کی حیات مقدسہ کا آخری [illegible] ۲۴ دسمبر کو تھا۔ آپ کو حسب سابق بیمار دیکھ کر میں بہت رویا، میں نے [illegible] عرض کیا حضور اپنے لئے [illegible] صحت کیجئے، میں اس حال میں آپ کو دیکھ کر کیوں سکون آشنا ہو سکتا ہوں۔

[illegible] میں نے شکایتاً نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شجاعت علی صاحب نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دل پریشان [illegible] [illegible] کیا سبب ہو۔ آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت پر وفا کرو۔

[illegible] مسکراتے ہوئے آپ [illegible] [illegible] [illegible] فرمایا

تب سے وعدہ ... کہ جیوں خوشی سے ... کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

وصال شریف ... بجے ... دنیا سے ... ہو رہے ... بہت ... وصال ہو گئے سب کو یقین ہے پہلے ... مقدسہ ... حب الصلوٰۃ ... ۲۹ دسمبر کی رات ہے اگلے دن مزار شریف میں جب جسم پاک رکھا گیا تو ہر شخص محسوس کرتا تھا جیسے جسم ... رہا ... حضرت ... ہے

...   چو ... قسم ... است

... سال کی شدید ... استقامت ... رونق ... تھی ... ﷺ نے فرمایا

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ (مسلم شریف ۔ مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

ترجمہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے   قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

جنازہ مبارک ... حضرت ... نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت ... بخاری روایت کے مطابق ... سلوٹ کی ... جنازہ ... رعایت ہے یہ جنازہ ... اس قسم کا تھا واقعی جو لوگ اخلاص سے ... رہتے ہیں ... جنازہ ... شریف کے ... حضرت پیر علامہ مرشد مدظلہ العالی نے پڑھایا

سجادہ نشین مختلف ... پر ... میں ... ہوتی ہے ... پ ... ہل یوں کیا کہ سب صاحبزادوں کو ... پر ... ہو ... چنانچہ سب نے جناب پیر سید ... شاہ صاحب ... پر ... سجادہ نشین ... ہے۔

چند آنسو

دہر سے اک بندۂ حق آشنا رخصت ہوا
پیرِ عشقِ حبیبِ کبریا ﷺ رخصت ہوا

رحمتِ للعالمیں کی رحمتوں کا آئینہ
وہ جنوں کی شور سے حاجت روا رخصت ہوا

آہ وہ مشکل کشا، مشکل کشا کا ...
مشکلات دم حل کرتا ہوا رخصت ہوا

رو رہا ہے دیکھ لو ہر بیکس و ہر بینوا
حامیِ ہر بیکس و ہر بینوا رخصت ہوا

کیسے سال جہاں کا ... ہادی تھا وہ
وارث جو دستِ مصطفےٰ رخصت ہوا

یا صابر جو تھا صبر و استقامت کا پہاڑ
کلمۂ ... شکر ادا کرتا ہوا رخصت ہوا

جس کی پیشانی تھی روشن بندگی کے نور سے
آفتابِ علم و تسلیم و رضا رخصت ہوا

ماں جو ہر دو ناز سے مخلوق ... کی رہا
محرم ... تھا جو ... خدا رخصت ہوا

ملت اسلام کے جو درد سے معمور تھا
دینِ حق کا جو علمبردار تھا رخصت ہوا

وہ شجاعت کا سعادت کا امانت کا ...
صاحبِ کرامت ... رخصت ہوا

پیر ... جس کی نقش ثانی کا نور
دیکھتے ہی دیکھتے ہو گیا آنکھوں سے دور

خاندان نبوت

خلفائے راشدین اور بزرگان اہلسنت کی نظر میں

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

صحابہ [illegible] اہل بیت کو [illegible] نگاہ [illegible] سے دیکھتے تھے اور ان سے [illegible] ان حضرات کی کس قدر تعظیم و توقیر اور محبت و شفقت تھی اس کا صحیح مقام معلوم [illegible] سے معلوم [illegible] شدہ چند اقوال اور ان کے شفقت آمیز طرز عمل سے چند تاریخی حقائق پیش کئے جاتے ہیں جن سے [illegible] قارئین [illegible] اندازہ ہوگا کہ اکابر [illegible] کو اہل بیت سے کس قدر بے پناہ محبت و عقیدت تھی اور وہ اپنی ہر پیاری چیز سے بھی کہیں زیادہ اہل بیت کو پیارا اور محبوب سمجھتے تھے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ ﷺ احب الی من [illegible] قرابتی (بخاری)

ترجمہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھ کو اپنی قرابت سے حضور پر نور ﷺ کے اقرباء زیادہ محبوب ہیں۔

جب بارگاہ صدیقی میں جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے باغ فدک وغیرہ کا مطالبہ کیا تو مسند نشین خلافت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب میں پہلے [illegible] کی [illegible] اہل بیت سے متعلق بے پایاں عقیدت کی یوں ترجمانی فرمائی۔

"حضور کی محبوب بیٹی رضی اللہ عنہا خدا کی قسم! آپ [illegible] اور رشتہ [illegible] سے حضور اکرم ﷺ کے عزیز [illegible] رشتہ [illegible] زیادہ محبوب رکھتا ہوں اور مجھ کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ پیاری فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ جس روز تمہارے والد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تھا اس روز میں نے یہ آرزو کی تھی کہ مجھ کو بھی موت

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ [illegible] سے نکلے [illegible] حضرت حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

فحملہ علی عاتقہ وقال بابی شبیہ بالنبی ﷺ لیس شبیہ بعلی وعلی یضحک (بخاری)

ترجمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے [illegible] کندھے پر اٹھا لیا [illegible] مشابہ ہے علی رضی اللہ عنہ سے مشابہ نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلافت کے [illegible] عدل [illegible] حشمت و عظمت [illegible] اہل بیت کے ساتھ بہت محبت آمیز سلوک

[illegible]

...نے آپ کے یہ کلمات کمال خندہ پیشانی سے سنے...

[illegible]

...حضرت کی شہرت کی ... [illegible]

...مجھے تمہارے اس سوال سے بہت روحانی اذیت ہوئی...

[illegible]

اے عبداللہ! خدا کی قسم میں جانتا ہوں تم ہرگز نہ لا سکو گے۔

...رسول خدا ﷺ... رضی اللہ عنہا... حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا... [illegible]

[illegible]

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کی پھوپھی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا ہیں۔ [illegible]

[illegible] ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے پچھاڑا ہے؟

[illegible]

جھولے میں حوروں نے جھلایا [illegible]

[illegible]

[illegible] خبر حضرت علی رضی اللہ [illegible]

[illegible] (حضرت) عمر اہل جنت کے چراغ ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

حکایت فرما سکتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا [illegible]

تحریر لکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کی۔

هٰذَا مَا ضَمِنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لِعُمَرَ [illegible] عن رَسُولِ اللّٰه وَعَن جبرئيل عن اللّٰه تبارك وتعالىٰ [illegible] عمر بن الخطاب سراج أهل الجنة [illegible]

ترجمہ: یہ وہ بات ہے جس کا ضامن علی بن ابی طالب ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر بن خطاب اہل جنت کے چراغ ہیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے [illegible]

خوش ہو کر [illegible] وصیت فرمائی کہ جب میری وفات ہو تو اس تحریر کو میرے کفن میں رکھ دینا

[illegible]

چنانچہ جب [illegible] اس وقت فاروق [illegible]

جب لوگ مدینہ منورہ [illegible] کے لئے آئے [illegible]

[illegible]

کہ ان دونوں صاحبزادوں کے [illegible]

[illegible] حاکم یمن کو حکم صادر کیا کہ جلد سے جلد دو حلے ان شہزادوں کے [illegible] تو دونوں شہزادوں کو پہنائے [illegible] خوش ہوا تھے اور فرماتے تھے ہاں اب مجھے [illegible]

(ابن عساکر)

[illegible] بھی نہیں

[illegible]

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولین ہے [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت عثمان [illegible]

[illegible] تفصیلات لکھی ہیں۔

[illegible]

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ [illegible]

بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خاندانِ نبوت سے سچی وابستگی، عقیدت اور بے پناہ محبت تھی۔ ان کی زندگی کا صرف یہ واقعہ دل کی بینائی تیز اور بصیرت کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن حضرت حسن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اپنی کسی ضرورت کے لئے بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فوری طور پر میری ضرورت کو پورا کیا اور خلوص بھرے لہجے میں مجھ سے فرمایا۔

إِذَا كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فَأَرْسِلْ إِلَيَّ أَوِ اكْتُبْ فَإِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَرَاكَ عَلَى بَابِي (شفاء شریف)

ترجمہ: آپ کو جب کوئی حاجت ہو تو کسی قاصد کو بھیج دیا کریں یا خط لکھ دیا کریں۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ آپ کسی ضرورت کے واسطے میرے دروازے پر آیا کریں۔

اہل سنت کی جماعت حقہ کے خلاف آج کل یہ پروپیگنڈہ ہوتا رہتا ہے کہ یہ لوگ اہل بیت کے دشمن ہیں اور ان کا تذکرہ بھی پسند نہیں کرتے۔ ذیل میں ہم اہل سنت والجماعت کے ائمہ مجتہدین اور چند دیگر برگزیدہ شخصیتوں کے ارشادات عالیہ قلم بند کرتے ہیں، جس سے قارئین پر یہ حقیقت واضح ہو گی کہ یہ مقدس حضرات اہل بیت عظام کے دل و جان سے غلام ہیں۔ ان کے اتباع کو نجات کا ذریعہ کامل اور ہدایت کا روشن چراغ سمجھتے ہیں۔ آپ کی اولاد کو اپنی جان اور اپنی اولاد سے زیادہ محبوب جانتے ہیں۔ اور ان کی محبت کو عین محبت رسول اور ایمان کی جان تسلیم کرتے ہیں۔

اہل بیت نبوت اور اہل سنت والجماعت

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ: علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم کرتے اور احترام سادات میں بہت مبالغہ فرماتے تھے اور ان کی اعانت بھی فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک حاجت مند سید آئے تو آپ نے بارہ لاکھ درہم عطا فرمائے۔ (کشاف)

تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری اور پھر جیل میں آپ کی شہادت کا سبب بھی اہل بیت سے محبت کرنے اور ان کی موافقت میں فتویٰ دینے کا ردعمل تھا۔ چنانچہ جب حضرت سید زین العابدین کے صاحبزادے زید بن علی الشہید رضی اللہ عنہ نے اموی حکومت کے خلاف اعلان جہاد کیا تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ کے حق میں فتویٰ دیا۔

كان ابو حنيفة يفتي سرا

لوجوب نصرة زيد و حمل المال اليه

(مقدمہ ۴۳ روض)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پوشیدہ طور پر حضرت زید رضی اللہ عنہ کی امداد و نصرت کا فتویٰ دیتے تھے اور ان کے پاس پوشیدہ طور پر مالی امداد بھی بھیجتے تھے۔

حضرت امام صاحب نے حضرت محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے کے متعلق یہ فتویٰ دیا۔

خروجه يضاهي خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر (ص ۲۶۰۔ روض)

ترجمہ: حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اس وقت اٹھ کھڑا ہونا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدر میں تشریف لے جانے سے مشابہ ہے۔

ایک شخص نے پوچھا۔ اس وقت حضرت محمد نفس زکیہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہونا بہتر ہے یا فریضہ حج ادا کرنا؟ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت محمد نفس زکیہ رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینا پچاس حج سے بھی زیادہ فضیلت و ثواب رکھتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں: کہ جو صحبت و تلمذ اور علم و عرفان حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضرات ائمہ اہل بیت حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق اور زید بن علی بن حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حاصل ہوا وہ بیان سے مستغنی ہے۔ خود حضرت امام صاحب نے اس کا اعتراف ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ اگر مجھے سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی یہ صحبت اور فیضان علم نصیب نہ ہوتا تو میں (نعمان) ہلاک ہو جاتا۔

اہل سادات کی تعظیم و تکریم کے سلسلہ میں آپ کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ ایک مرتبہ درس علم و فضل کی محفل گرم تھی۔ مسند صدارت پر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ متمکن تھے۔ دوران گفتگو میں آپ کئی بار کھڑے ہو جاتے اور پھر بیٹھ جاتے۔ بظاہر بار بار کھڑا ہونے کی وجہ معلوم نہ ہوتی تھی۔ اختتام مجلس پر ایک شخص نے اس عجیب و غریب واقعہ کا سبب دریافت کیا

تو آپ نے فرمایا۔ میرے دل کو اس لڑکے سے محبت ہے کیونکہ یہ سید زادہ ہے۔ جب نگاہ اس پر پڑتی ہے تو تعظیماً کھڑا ہو جاتا ہوں۔ قدردان جانتے ہیں قدر اہل بیت۔

ائمہ اہل بیت کی مجلس میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری کی کیفیت کیا ہوتی تھی اور آپ ان حضرات کا کتنا ادب واحترام کرتے تھے۔ اس کا صحیح نقشہ مورخین نے ان لفظوں میں پیش کیا ہے۔

قعد ابو حنيفة كالمستوفز معظما له۔ امام ابوحنیفہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے سامنے یک گونہ بے چینی اور مرعوب سا بن کی طرح بیٹھا کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت امام کی شان فضیلت اور عظمت سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا دل معمور ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے خطاب کرتے تو پورے خلوص قلب سے عرض کرتے۔

جعلت فداک! میں حضور پر قربان ہو جاؤں

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: آپ کو بھی اہل بیت اطہار سے بے پناہ محبت وارادت تھی اور آپ کی سوانح حیات اس قسم کے گوہر ہائے شب چراغ کی روشنی سے بھرپور ہے۔ ان اوراق کی تنگ دامانی اس تفصیل کی اجازت نہیں دیتی

وسعت دل ہے بہت وسعت صحرا کم ہے
اس لئے مجھ کو تڑپنے کی تمنا کم ہے

صرف ایک حیرت انگیز واقعہ عرض کرتا ہوں تاکہ واضح ہو جائے کہ اہل سنت کے ائمہ حق خاندان نبوت کو کیسی عقیدت مندانہ نگاہوں سے دیکھتے تھے اور ان کے قلوب میں اہل بیت کرام کا کتنا ادب واحترام موجزن تھا۔

اہل بیت اطہار کے چشم وچراغ محمد نفس زکیہ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام کی علانیہ امداد وحمایت کے سلسلہ میں حکومت وقت نے آپ کے ساتھ نہایت سلوک برتاؤ کیا چنانچہ خلیفہ ابوجعفر منصور عباسی کے حکم سے جعفر بن سلیمان گورنر مدینہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے جسم نازنین پر کوڑے مارے گئے اور حضرت امام کے مونڈھے سے ہاتھ اتروا دئے گئے جس کی وجہ سے آخر تک آپ ہاتھ پوری طرح اٹھا سکتے تھے اور نہ بدن پر چادر اپنے دست مبارک سے درست کر سکتے تھے۔ مار کی شدت جب ناقابل برداشت ہوئی تو آپ بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو زبان اقدس پر یہ دعا جاری تھی۔

اللهم اغفر لهم فانهم لا يعلمون

ترجمہ: پروردگار! ان لوگوں کو معاف فرما دیجئے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔

سیاسی مصلحت اور بغاوت کے خوف کی بنا پر خلیفہ منصور نے آپ سے سیاسی معافی مانگی اور مدینہ کے نئے گورنر جعفر بن سلیمان کو رخصت کر دیا اور گورنر کو سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ مصر کے گورنر نے آپ کے ساتھ جو بدسلوکی اور زیادتی کی تھی وہ سلیمان کا ذاتی فعل تھا، میں اس سے بری الذمہ ہوں، تاہم میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ مجرم کو آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ آپ جس طرح چاہیں اس بدبخت سے بدلے لے سکتے ہیں۔

اس موقعہ پر امام اہل سنت نے جس عالی ظرفی اور سعدی تقویٰ کا ثبوت دیا ہے وہ انہی کی شان ہے۔ امام صاحب نے فرمایا۔

معاذ اللہ قسم ہے رب محمد کی ابرو جو ... جسم ... حضور سید عالم ﷺ کی قرابت کا خیال کر کے اسی وقت معاف کر چکا تھا۔ (تذکرۃ المحدثین اسد ص ۳۸)

... کشتاں پاک علیہ ...

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: آپ اہل بیت کے سچے فدائی اور خادم تھے۔ اہل بیت کے فضائل وکمالات کا جس قدر مواد آپ کی کتابوں میں ملتا ہے کہیں اور موجود نہیں۔ آپ کی زندگی کا روشن باب اکابرین اہل سنت کو مطعون کرنے والوں کے لئے سرمہ بصیرت ثابت ہونا چاہئے کہ سادات کرام کا کوئی فرد خواہ بچہ ہو یا بوڑھا جب کبھی آپ کی مجلس میں تشریف لاتا تو محبت رسول میں سرشار امام صاحب اس سید کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ (صواعق محرقہ)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: اہل بیت کی تعریف وتوصیف آپ کا وظیفہ حیات تھا۔ آپ کا اہل بیت کی بارگاہ عظمت مآب میں ... نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ سفر وحضر میں سادات کرام کی تعریف وتوصیف فرمایا کرتے تھے۔

يا اهل بيت رسول الله حبكم
فرض من الله في القرآن انزله

اے اہل بیت رسول اللہ ﷺ آپ سے محبت رکھنا اللہ نے

قرآن میں جو ان سے ہمارے لئے فرض قرار دیا ہے۔

کفاکم من عظیم القدر انکم

من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ له

تمہاری عظمت وشان کے لئے یہی کافی ہے کہ جس نے تم پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز ہی قبول نہیں۔

قالوا ترفضت قلت کلا

ما الرفض دینی ولا اعتقادی

بعض جاہلوں نے مجھ کو کہا کہ تو رافضی ہو گیا ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں میرا دین اور میرا اعتقاد رافضیوں کا سا نہیں ہے۔

حق کے علمبردار اور اسلام کے داعی امام اہل سنت اہل بیت عظام کے متعلق کتنے پاکیزہ خیالات رکھتے ہیں اور کس قدر حب آل محمد میں سرشار معلوم ہوتے ہیں۔ اس شعر کے تیور ملاحظہ فرمائیں۔

ان کان رفضا حب آل محمد

فلیشهد الثقلان انی رافض

کہ اہل بیت نبوت سے محبت کرنے کا نام رفض ہے تو دونوں جہان گواہ رہیں کہ ان معنوں میں میں پکا رافضی ہوں (امام شافعی)

اہل بیت سے محبت کرنا رفض نہیں بلکہ رافضی وہ گستاخ اور بدبخت انسان ہے جو (تمام صحابہ) حضور ﷺ کی عظمت [illegible] مطہرات بھی [illegible] رضی اللہ عنہم کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا اور اہل بیت کی محض محبت کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر عمل اس کا مخالف ہے۔

ہمارے علماء و مفتیان کرام نے لکھا ہے کہ اس شخص کو کافر کہا ہے جو کسی قاضی یا عالم یا فقیہ یا سید کی توہین کرتا ہے۔ (ہندیہ)

از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم گشت از فضل رب

سید صحیح النسب اگرچہ عمل کے لحاظ سے [illegible] ہو مگر نسبی شرافت کی وجہ سے وہ ادب، تعظیم اور محبت و شفقت کا مستحق ہے اور اس کی اہانت اور گستاخی جناب سرور دو عالم ﷺ کی تنقیص و اذیت کا باعث ہے چنانچہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔

لا یجوز للعالم والمفتی ان یصدر

ای یجلس مقدما علی الامی والاب

الامی لانه اساءة الی الدین ۔ (فیصلہ شرعیہ)

ترجمہ: کسی عالم یا پرہیزگار کے لئے جائز نہیں کہ وہ سید کے (ان پڑھ) باپ ای کے آگے بیٹھے۔ کیونکہ یہ مذہب و دین میں بے ادبی اور گستاخی ہے۔

سید کی تعریف: دراصل سید ان حضرات کو کہتے ہیں جن کا شجرہ نسب [illegible] حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک پہنچتا ہو اور [illegible] بچے ہوں کیونکہ آیت تطہیر کے لحاظ سے صحیح النسب سید [illegible] کی گندگی و نجاست سے آلودہ نہیں [illegible]۔ شرعی طور پر ہر ممکن تعظیم کے وہی سید مستحق ہیں جو شریعت محمدیہ کا مجسمہ ہوں۔ [illegible] شیعہ اور [illegible] کی [illegible] تصویر ہوں۔ اپنے [illegible] کے مسلک حقہ پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔ بیشک سیدوں کی محبت و تعظیم نجات کا ذریعہ اور اس کی پیروی سلامتی ایمان کا موجب ہے اور اگر سید صحیح النسب ہو عقائد صحیحہ کا حامل ہو مگر علم و عمل کی حیثیت سے پیچھے رہ گیا ہو تب بھی وہ اپنی شرافت نسبی کی وجہ سے محبت و تعظیم کا حق دار ہوگا۔ مگر جس کے عقائد غیر شرعیہ ہوں [illegible] سے محبت نہیں اور [illegible] غیر شرعیہ کی تعظیم [illegible] کسی مسلمان سے کسی حالت میں جائز نہ ہوگی۔

اس پرفتن زمانہ میں [illegible] غیر سید کی شناخت [illegible] ہے۔ آج کل ہر شخص کے دل میں سید بننے کی خواہش کروٹ لے رہی ہے۔ حالانکہ اسلامی شریعت میں یہ بہت بڑا جرم ہے کہ کوئی شخص اپنا نسب تبدیل کرے اور غیر باپ کو اپنا باپ بنائے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنا نسب غیر شخص کی طرف منسوب کرے اس پر خدا، فرشتوں، جنوں اور انسانوں کی لعنت ہے اور وہ میری شفاعت سے بھی محروم ہے۔"

ظاہر ہے کہ جو شخص غیر سید ہو کر اپنے آپ کو سید بناوے تو وہ بھی اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی سید کو اپنا باپ مقرر کر رہا ہے۔

بدقسمتی سے پاکستان میں بھی ایسے لوگوں کی کثرت موجود ہے جو درحقیقت سید نہیں مگر وہ اپنے آپ کو سید ظاہر کر کے قوم کے مال، متاع اور اسلام و ایمان کی دولت کو دن رات لوٹ رہے ہیں۔ بیشک ملت اسلامیہ کی تابندہ پیشانی پر یہ ایک بدنما دھبہ ہے جس کو جتنی جلدی ہو سکے دور کر دینا چاہیے۔

سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible] میں [illegible] سے پہلے [illegible]

میں [illegible] اور [illegible] شاہی [illegible]

[illegible] ایک [illegible] شاہی [illegible]

نے تمہارے پہلوان جنید رحمۃ اللہ علیہ کی بہت شہرت سنی ہے۔ [illegible]

[illegible] کشتی [illegible]

[illegible] جیسے [illegible] کر دیا

[illegible] جنید رحمۃ اللہ علیہ جیسے شہرہ آفاق پہلوان سے کشتی [illegible]

[illegible] سبحان اللہ!

آخرکار اس شخص کے بے حد اصرار کی وجہ سے بادشاہ نے [illegible] حضرت جنید [illegible] [illegible] شخص نے کشتی لڑنے سے پہلے جنید رحمۃ اللہ علیہ کے کان میں [illegible] اور [illegible]

[illegible] تماشائیوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں [illegible] کا نامی گرامی پہلوان چاروں شانے چت [illegible] چھاتی [illegible] [illegible] عام ہوا۔ [illegible] بادشاہ [illegible] رخصت [illegible] حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] دریافت کی۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے وجہ بیان کردی۔ بادشاہ بہت متعجب ہوا اور [illegible] تعریف کی۔ [illegible] ایک سید کی عزت کے لئے تم نے کس قدر ذلت اٹھائی [illegible] شب جمال سید المرسلین ﷺ سے مشرف ہوئے۔ [illegible] جنید رحمۃ اللہ علیہ [illegible] [illegible] آپ شاہی [illegible] آپ [illegible] حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے حلقہ بیعت میں شامل ہوگئے۔ (تذکرہ غوثیہ)

نگاہِ مصطفیٰ ﷺ جس پہ پڑی دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

العظمۃ للہ! ایک سیدزادے کی عزت و تعظیم سے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ معرفت و رفعت کے عرش عظیم اور علم و عرفان کے معدن [illegible] ہو گئے۔

حضرت [illegible] ربانی مجدد الف ثانی [illegible] مکتوبات شریف میں [illegible] ہیں۔

[illegible] اصل [illegible]

ایک نبوت کا طریقہ اور ایک ولایت کا راستہ۔ نبوت کا طریقہ حضرت ختمی مآب ﷺ پر ختم ہو گیا۔ دوسرا طریقہ ولایت کا ہے اور یہ منصب جلیل حضرت علی [illegible] متعلق ہے۔ [illegible] منصب حسنین [illegible] [illegible] حاصل [illegible]

اپنی مکتوبات شریف میں اپنے والد ماجد کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ:

[illegible] والد محترم ہمیشہ اہل بیت اطہار سے ظاہری و باطنی طور پر محبت [illegible] [illegible] محبت اہل بیت پر منحصر ہے۔ والد محترم کی وفات کے وقت میں نے [illegible] آپ کا خاتمہ کیسے ہو رہا ہے؟

آپ نے فرمایا کہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ ایمان سلامت [illegible] اور اہل بیت کی محبت میں مستغرق ہوں۔ الحمد للہ اولاً و آخراً

[illegible] محبت اہل بیت
[illegible] اہل [illegible]
[illegible] محبت [illegible]
[illegible] ایمان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عصم بجز درج شمو دو اندرو مذہب
خوارج الکاشنہ اند ، دانستہ اند
کہ درمیان افراط و تفریط محمد بیت
اسط کہ مرکز حق است و موطن
صدق کہ ... ... ست گشتہ

بس شکر اللہ سعی سعیہم

(مکتوبات شریف ۹۳-۲)

ترجمہ ... کہتے ہیں ... کیسے بیان کیا جاتا ہے کہ اہل سنت کو اہل بیت سے محبت نہیں۔ جب کہ یہ محبت ان بزرگوں کے نزدیک جز ایمان ہے اور خاتمہ کی سلامتی اس محبت کے راسخ ہونے پر موقوف ہے اہل بیت کی محبت تو اہل سنت کا حقیقی سرمایہ ہے مگر جس اس حقیقت سے غافل اور اہل بیت کی محبت ... سے حاصل ہیں ... سے جانب ... کو خود اختیار کیا ہے اور ... کے ... تفریط بیان کرکے خروج کا حکم اکابر ... یہ نہیں جانتے کہ افراط و تفریط کے درمیان ایک وسط ہے، جو مرکز حق اور موطن صدق ہے اور جو اللہ کے فضل وکرم سے اہل سنت کو حاصل ہوئی ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

غلام صاحب بگوش رسول سادا تم
... حیات ... حبیب ...
زمیم ... ... جانے ... خطر
دو امداد بکے از ہزار حاجاتم
دم ز عشق محمد پر است و آل مجید
گواہ حال من است این ہمہ حکایاتم
چو ذرہ ذرہ شود این تنم بخاک لحد
تو بشنوی سلوت از جمیع ذراتم
کہ ... خدام خاندان قوام
رضا ... تو دائم بود مباہاتم
... ... تو ... تسلے
قبول ... این سلام و صلواتم

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

فلا تعدل باهل البيت خلقا
فاهل البيت هم اهل السيادة

اہل بیت کرام کے ساتھ کسی مخلوق کو برابر نہ سمجھو، چونکہ تمام روحانی سعادتیں اہل بیت ہی کا حصہ ہیں

لبغضهم من الانسان خسر
حقيقي و حبهم عبادة

... دشمنی اور عداوت ... سراسر ہلاکت ہے۔ ان کی محبت وعقیدت سراپا عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔
(دراسات صدف للشعرانی)

حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ

خوشا مسجد و منبر و خانقاہے
کہ در وے بود قیل و قال محمد
بصدق و صفای توان گشت جامی
غلام ... آن محمد

حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالہ است حسین

حضرت شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

سرمایہ روشنی ... چیز است
تہذیب اخلاق و محبت خاندان پیغمبر (ﷺ)

(اخبار الاخیار)

صوفیائے کرام کے نزدیک سرمایہ روشنی (صرف) دو چیزیں ہیں۔ تہذیب اخلاق اور اہل بیت نبوت سے سچی محبت۔

چنانچہ آپ سادات کرام کی بے حد تعظیم و تکریم فرمایا کرتے تھے۔ حتی کہ درس وتدریس کے وقت بھی کسی سیدزادے لڑکے کو دیکھ لیتے تو فوراً احتراماً کھڑے ہو جاتے اور جب تک وہ صاحبزادہ نظروں کے سامنے رہتا کھڑے رہتے۔ (اخبار الاخیار)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "میں نے ہمیشہ ارواح اہل بیت نبوت کو خطیرۃ القدس میں بوجوہ اتم واکمل کیفیت میں مشاہدہ کیا ہے اور اچھی طرح معلوم ہوا کہ اہل بیت کرام کی تنقیص، توہین کرنے والا سخت نقصان در سراسر خطرے میں ہے۔ (تفہیمات)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

محمد گشتہ ... ہے

... بڑے رسول ﷺ

جناب محمد علی صاحب جوہر رحمۃ اللہ علیہ

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ترجمان حقیقت ڈاکٹر محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ

...	...	...	...
...	حضرت	زہرا	...
...	...	رحمۃ	...
...	امام	اولین	...
...	...	...	...
...	الحسن	خیبر شکن	شیر ...
...	آں	مرکز پرکار	عشق
...	آں	قافلہ سالار	عشق

○

... ریدہ رفت

... ویرانہ ... ریدہ رفت

بہر حق در خاک و خوں غلطیدہ است

پس بنائے لا الہ گردیدہ است

سر ابراہیم و اسماعیل بود

یعنی آں اجمال را تفصیل بود

○

آں امام عاشقاں پور بتول

سروے آزاد ز بستان رسول

بہر آں شہزادۂ خیر الملل

دوش ختم المرسلین نعم الجمل

نقش الا اللہ بر صحرا نوشت

سطر عنوان نجات ما نوشت

از نوائے زندگی سوز از حسین

اہل حق حریت آموز از حسین

تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز

تازہ از تکبیر او ایماں ہنوز

... اہل سنت ... سے مقام

سے طریقت میں اہل بیت کرام پر ختم ہوتے ہیں۔ لہذا اہل بیت

... اہل سنت ... اہل سنت ...

... عقیدت ... اہل سنت ... عقیدت ...

... طریقت ...

... اہل سنت ... اہل سنت ...

... اہل بیت ... عقیدت ...

... اہل سنت ...

... سوال ...

... بکمال حضرت ...

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحق بنی فاطمہ

کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول

من و دست و دامان آل رسول ﷺ

امام اہل سنت حضرت احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بریلوی

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی

زہرا رضی اللہ عنہا ہے کلی جس میں حسین رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ پھول

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرت حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ البریلوی

کس زباں سے ہو بیاں عز و شان اہل بیت

مدح گوئے مصطفی ہے مدح خوان اہل بیت

... محبوب خدا

... قسمت ... اہل بیت

حضرت شاہ نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ بریلوی

اے دل بگیر دامن سلطان اولیاء

یعنی حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ ...

قطب عالم حضرت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گولڑوی

مہر علی رضی اللہ عنہ ... نبی ﷺ ... نبی ﷺ سے مہر علی ...

... لحمک لحمی جسمک جسمی ...

جناب بیدم صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

ناموس رسالت ﷺ

[illegible]

بسم اللہ [illegible]

[illegible] قادیانی [illegible] کی [illegible] مرزا قادیانی [illegible] نبوت [illegible] قادیانی [illegible] ہوں [illegible] نبوت [illegible] مسلمانوں میں اپنا ایک حلقہ پیدا کرو۔ [illegible] دو اور مسلمانوں کے دلوں میں اپنی جگہ [illegible] مسلمان [illegible] [illegible]

جب تم یہ تمام مراحل طے کر لو تو پھر دعویٰ [illegible] اس عرصہ میں [illegible] مقدار [illegible] تمہارے قریب [illegible] "محمد ﷺ" کو نکال دو [illegible] محمد ﷺ [illegible] صرف وہ نام نہاد مسلمان چاہئیں [illegible] محمد ﷺ اور نہ "محمد ﷺ" [illegible] مسلمانوں کی کھیپ چاہئے [illegible] محمد ﷺ [illegible]

☆ [illegible] ﷺ [illegible]

☆ [illegible] ﷺ [illegible]

☆ [illegible] ﷺ [illegible]

☆ [illegible] ﷺ [illegible]

☆ جن میں [illegible] قرآن کی توہین، رسول ﷺ [illegible] ہو

☆ جو رسول ﷺ [illegible] برداشت کر جائیں۔

☆ [illegible] ﷺ [illegible] سے محروم ہوں

رسول ﷺ کی بے حرمتی پر ان کے سینوں سے کوئی ہوک نہ اٹھے رسول ﷺ کے بارے میں ہرزہ سرائی ان کے کانوں پر [illegible]

[illegible] قادیانی سے کہا کہ [illegible] تم سے دعویٰ نبوت [illegible] لیے کرایا جا رہا ہے کہ تم ان بے غیرت مسلمانوں کے [illegible] جاؤ حتیٰ کہ پوری امت مسلمہ [illegible] عشق [illegible] (نعوذ باللہ)

[illegible] قادیانی ساری زندگی اس کام میں [illegible] قادیانی کے جہنم واصل ہونے کے تقریباً [illegible] صدی بعد عالمی عیسائیت و یہودیت نے ایک ایمان فروش اور غدار [illegible] وحید الدین خان "کو بڑے مہنگے داموں خریدا۔ اور اسے کہا کہ ہمیں تم سے دعویٰ نبوت تو نہیں کرانا۔ دعویٰ نبوت کا کام تو مرزا قادیانی سے لے چکے ہیں [illegible] اس کی [illegible] اس کام کو پوری دنیا میں خوب [illegible] ہے۔ ہم نے تمہیں مرزا قادیانی والا ایک بنیادی کام سونپا ہے۔ [illegible] کہ تمہیں مسلمانوں کے دلوں سے "محمد ﷺ" اور "محمد ﷺ [illegible] نکالنا ہے۔ لیکن تمہیں بھی مرزا قادیانی کی طرح فوراً یہ کام [illegible] نا بلکہ "ابھی تم کچھ کتابیں لکھو اور مسلمانوں میں اپنا حلقہ [illegible] کبھی تم مختلف مقامات پر کچھ لیکچرز دو اور مسلمانوں کے دلوں [illegible] تحریریں لکھو [illegible] مسلمان تمہیں اپنا غمگسار سمجھیں۔ کبھی تم عیسائیوں اور ہندوؤں کے خلاف [illegible] مضامین [illegible] کہ مسلمان تمہیں اسلام کا وکیل سمجھیں۔

وحید الدین خان نے یہ تمام مراحل بڑی عیاری سے طے کیے اور مسلمانوں میں اپنا ایک حلقہ پیدا کر لیا۔ جب لوگوں پر اپنی دینداری کا [illegible] مرزا قادیانی کی طرح اپنے ترکش سے زہریلے تیر

چلانے شروع کر دیئے۔

اب آپ وحید الدین خان اور قادیانی جماعت کے طریقہ ہائے واردات میں مطابقت اور مماثلت دیکھئے اور ملاحظہ فرمایئے کہ دونوں کا طریقہ کار ایک ہے، دونوں کا مشن ایک ہے، دونوں کی منزل ایک ہے اور دونوں کا آقا ایک ہے۔

☆ اپریل ۱۸۹۸ء میں جب ایک دریدہ دہن اور بدطینت عیسائی ڈاکٹر احمد شاہ ایک دلآزار کتاب "امہات المومنین" لکھی تو ہندوستان کے غیرت مند مسلمانوں میں ایک کہرام مچ گیا۔ امہات المومنین کے بیٹے سراپا احتجاج بن گئے۔ انجمن حمایت اسلام نے حکومت کو ایک زبردست میموریل بھیجی تو اس وقت کے وحید الدین، غدار اسلام، مرزا قادیانی نے غیور مسلمانوں کے برخلاف حکومت کو جو میموریل بھیجا، اسے ملاحظہ فرمایئے اور دیکھئے کہ مرزا قادیانی عشق رسول ﷺ اور غیرت رسول ﷺ کو کچلنے کیلئے کتنی بڑی سازش کا نام تھا۔

"میرا اصول یہ ہے کہ مذہبی مباحثات میں صبر اور اخلاق سے کام لینا چاہئے، اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں نے مصنف کتاب امہات المومنین کے سزا دینے کیلئے انجمن حمایت اسلام کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو میموریل بھیجے تو میں نے اس سے اتفاق نہیں کیا، بلکہ ان کے برخلاف میموریل بھیجا اور صاف طور پر لکھا کہ مذہبی امور میں اگر رنج دہ امر پیش آئے تو اسلام کا اصول عفو درگزر ہے۔ قرآن ہمیں صاف ہدایت کرتا ہے کہ اگر مذہبی گفتگو میں سخت لفظوں سے تمہیں تکلیف دی جائے تو تنگ ظرف لوگوں کی طرح عدالتوں تک مت پہنچو اور صبر اور اخلاق سے کام لو"۔ ("کشف الغطاء" ص۷، "روحانی خزائن" ص ۱۸۶، ج ۱۴، مصنفہ مرزا قادیانی)

قسم ہے نڈھال مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے مرزا قادیانی کی مزید ہرزہ سرائی سنئے:

"گورنمنٹ عالیہ میں اس وقت ہماری یہ التماس ہے کہ جو انجمن حمایت اسلام لاہور نے میموریل گورنمنٹ میں اس بارہ میں روانہ کیا ہے، وہ ہمارے مشورہ اور اجازت سے نہیں لکھا گیا، بلکہ چند شتاب کاروں نے جلدی سے یہ جرات کی ہے جو در حقیقت قابل اعتراض ہے، ہم ہرگز نہیں چاہتے۔ ہم تو جواب نہ دیں اور گورنمنٹ ہمارے لئے عیسائی صاحبوں سے باز پرس کرے، یا ان کتابوں کو تلف کرے بلکہ ہماری طرف سے سنجیدگی اور نرمی کے ساتھ اس کتاب کا رد شائع ہوگا تو وہ کتاب اپنی قدر و قیمت اور وقعت سے گر جائے گی اور اس طرح پر وہ خود تلف ہو جائے گی اس لئے ہم بادب ملتمس ہیں کہ اس میموریل کی طرف جو انجمن مذکور کی طرف سے بھیجا گیا ہے، گورنمنٹ عالیہ بھی کچھ توجہ نہ فرمائے۔ (الراقم مرزا غلام احمد قادیانی، ضلع گورداسپور، مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۸ء: "تبلیغ رسالت" جلد ۷، ص ۳۶، "مجموعہ اشتہارات" ۲۳ ص ۱۳ ج ۳، مرزا غلام احمد قادیانی)

کتاب بھی گورنمنٹ نے لکھوائی تھی اور تمہیں "نبوت" بھی گورنمنٹ نے دی تھی۔ اس لئے تمہیں ایسی ہی باتیں زیب دیتی تھیں (مولف)

☆ ...... اس المناک حادثے پر مرزا قادیانی پھر گوہر فشاں ہوتا ہے:

"ہم گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم دردناک دل سے ان تمام گندے اور سخت الفاظ پر صبر کرتے ہیں جو صاحب کتاب امہات المومنین نے استعمال کئے ہیں اور ہم اس مولف اور اس کے گروہ کو ہرگز کسی قانونی مواخذہ کا نشانہ بنانا نہیں چاہتے"۔ (الراقم مرزا غلام قادیانی، ضلع گورداسپور، مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۸ء: "تبلیغ رسالت" جلد ۷، ص ۳۶، "مجموعہ اشتہارات" ۲۳۰، ص ۱۳ ج ۳ مرزا غلام احمد قادیانی)

(چوٹ تو مسلمانوں کے قلب وجگر پر لگی تھی اور تم مسلمانوں کی مانند کراہنے والے کون ہوتے ہو؟ اے مرتد مرزا قادیانی! تم تو خود شاتم رسول تھے (مولف)

بھارتی نژاد مصنف ملعون رشدی نے جب سرور کونین ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے اپنی کتاب "شیطانی آیات" لکھی تو پوری دنیا کا مسلمان ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھا۔ اپنے پیارے آقا ﷺ کے غم میں مسلمان خون کے آنسو روئے۔ پوری دنیا کے مسلمان اپنے اپنے ممالک کی سڑکوں پر نکل آئے۔ ملت اسلامیہ کے نوجوان بپھرے ہوئے شیروں کی طرح رشدی کو ڈھونڈنے لگے۔ پورے عالم اسلام نے رشدی پر قتل کا فتویٰ دیا۔ سلطان نور الدین زنگی اور غازی علم الدین شہید کے وارثوں نے رشدی کے قتل کی قسمیں کھائیں لیکن عالم کفر نے رشدی کو اپنے زبردست حصار میں چھپا لیا اور ابھی تک کفر اس کی حفاظت پر کروڑوں ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ لیکن ملعون کب تک بچے گا۔ اس لعین وملعون کی حفاظت کرتے ہوئے عصر حاضر کا مرزا

[illegible]

معاملات میں ہمیں کیا کرنا ہے۔ ہمیں صرف یہ کرنا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کے حق میں اصلاح اور ہدایت کی دعا کریں [illegible] باوقار طریقہ سے ان کی غلط فہمی کو دور کریں۔ [illegible] وضاحتی مضامین لکھ کر اخبارات میں شائع کرائیں [illegible] مسلمانوں کو کرنا ہے۔ اس کے سوا مسلمان جو کچھ کرے [illegible] غضب کو دعوت دینے والا ہے نہ کہ خدا کی رحمت۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ان ایمانی جلوسوں پر تنقید کرتا ہوا وحید الدین خاں صفحہ قرطاس پر یوں زہر بکھیرتا ہے:

[illegible]

[illegible] ساری بحث کے بعد مرزا قادیانی اور وحید الدین خاں کے طریقہ واردات میں مطابقت دیکھئے۔

[illegible] ایک حصہ سڑک سیدھی کرنے کے لیے شہید کر دیا [illegible] زخمی سینوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ بیسیوں مسلمان شہادت کے جام نوش کر گئے۔ [illegible] کیا انسانیت آج بھی اس پر لعنتوں کے ڈونگرے برسا رہی ہے؟

[illegible]

مرزا بشیر الدین اور وحید الدین میں [illegible]

[illegible]

کی ایک تصویر تھی وہ بھی فریم کی شکل میں چھپ [illegible]

ہزار کی تعداد میں بکھرے ہوئے مسلمانوں نے اخبار کی [illegible]

[illegible]

پھر کیا وہ بھی یکساں طور پر لغو ہے۔ وہ اس مضمون کو دیکھ کر مشتعل ہو گئے انہوں نے جماعت مذکور کے دفتر پر دھاوا بول دیا اور اسکے کارکنوں کو جھنجھوڑا جس میں ایک کروڑ روپیہ کا مادی نقصان ہوا تھا۔ ان مسلمانوں نے اپنے اس عمل کو اسلامی جہاد کا نام دیا ہے مگر یہ سراسر سرکشی کا اقدام ہے۔ اس قسم کا ہر عمل مسلمانوں کی طرف سے اس جرم کے ہم معنی ہے کہ وہ مقدس عمل جس کو قرآن و حدیث میں جہاد فی سبیل اللہ کہا گیا ہے۔

("...رسول کا مسئلہ" ص ۲۰ از وحید الدین خان)

جوش جہاد پاک دلوں سے نکل گیا
آنکھوں سے شرم سرورِ کون و مکاں گئی

(مولف)

شاطر فرنگی نے مسلمانوں کو جذبہ جہاد سے تہی دامن کرنے کے لیے مرزا قادیانی کو کھڑا کیا تھا۔ فرنگی سمجھتا تھا کہ جذبہ جہاد سے لیس مسلمان ہمارے لیے دردسری کا باعث ہیں اور جذبہ جہاد سے عاری مسلمان ہمارے لیے بھیڑ بکریاں ہیں۔ اسی لیے مرزا قادیانی ساری زندگی مسلمانوں کو بھیڑ بکریاں بنانے کی کوشش میں رہا۔ منسوخی جہاد پر مرزا قادیانی کی تحریریں ملاحظہ فرمائیے

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴۲ مصنف مرزا قادیانی)

☆ "آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے"

(خطبہ الہامیہ ضمیمہ ص ۲۹ مصنف مرزا قادیانی)

☆ "گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کے لیے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لیے بارش رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔"

(شہادت القرآن ضمیمہ ص ۱۰ مصنف مرزا قادیانی)

☆ "آج سے دینی جہاد بند کیے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔" (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص مصنف مرزا قادیانی)

☆ "آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا"

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص مصنف مرزا قادیانی)

☆ "اور میں نے بیسیوں برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی شہرت پا گئی ہیں" (تحریر مرزا قادیانی مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ص ۹۱)

☆ "میں نے یہ کتابیں عرب کے دو مقدس شہروں مکہ و مدینہ میں خوب شائع کی ہیں۔ اس کے علاوہ روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام مصر اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت کی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ مجھے اس خدمت پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی کوئی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھا سکتا"۔ ("تبلیغ رسالت" جلد ہفتم ص ۱۷ مصنف مرزا قادیانی)

آج کی دنیا میں ابھرتی ہوئی اسلامی جہادی تحریکوں (افغانستان، کشمیر، چیچنیا، بوسنیا، الجزائر، سوڈان، فلسطین ۔۔۔۔ وغیرہ) کو دیکھ کر مغرب پر لرزہ طاری ہے۔ رہی سہی کسر پاکستان کے ایٹم بم نے نکال دی ہے۔ ان مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنے کیلئے عالم کفر نے مرزا قادیانی کی ذریت وحید الدین خان کو ڈیوٹی دی ہے۔ دیکھئے وحید الدین اپنی ان کرتوتوں سے مسلمانوں کو کس طرح مجبور کر رہا ہے

"چونکہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے دعوت کے شعور کو کھو دیا ہے اس لیے ان کا پورا اسلامی رویہ بگڑ کر رہ گیا ہے۔ وہ اسلام کے نام پر ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ جن کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہوتا۔"

"موجودہ زمانے کے مسلمان نہ صرف یہ کہ دعوت کا کام نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ مسلسل طور پر دعوت کو قتل کرنے میں مشغول ہیں۔ دوسری قوموں کو

یہی ذریعہ سمجھتا ہے کہ ان کے مقاصد میں حقیقی طور پر ... پیدا ہوں۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے کرنا جس کے نتیجہ میں داعی اور مدعو کے درمیان تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کی تمام سرگرمیاں دعوت کی صلاحیت کی قاتل ہیں۔ وہ دعوت و نصیحت کی قاتل ہیں۔ مگر ساری دنیا کے مسلمان ... انہیں دعوت کش سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ ... کے کا بھی یہ سوچ نہیں پاتے کہ ایسا کر کے وہ اپنے خلاف عذاب غضب کو بڑھا رہے ہیں"۔ ("پیغمبر رسول کا مسئلہ" ص ۹۱ از وحید الدین خان)

وہ اک دھبہ ہیں علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

☆ "فرض کیجئے کہ ایک شخص آپ کے خلاف ایک بے ہودہ کھوٹ گھڑتا ہے اور اس کو کتاب کی صورت میں چھاپ کر بازار میں لے آتا ہے۔ اب آپ کی کامیابی کس چیز پر ہوگی۔ آپ کی کامیابی اس میں ہوگی کہ یہ کتاب لوگوں کے درمیان غیر مقبول ہو کر رہ جائے۔ کوئی اس کو حاصل کر کے پڑھنے کی ضرورت نہ سمجھے۔ یہ مقصد سب سے زیادہ خاموشی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اگر آپ اس کتاب کے خلاف شور مچائیں تو اس کا اشتہار ہوگا۔ لوگ غیر ضروری طور پر اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اس کے برعکس اگر آپ اس کی طرف سے خاموشی اختیار کر لیں تو اس کو شہرت حاصل نہ ہو سکے گی۔ اس کی کتاب اپنے آپ مر جائے گی۔
("پیغمبر رسول کا مسئلہ" ص ۱۸۰ از وحید الدین خان)

کارواں کو لوٹنے کے لئے
رہزنوں نے دیے جلائے ہیں

☆ "ایک شخص آپ کے اوپر کیچڑ پھینکتا ہے آپ کے گھر میں گندگی ڈال دیتا ہے۔ اب اگر آپ مشتعل ہو کر اس سے لڑنے لگیں تو آپ نے اس کے مقصد کو پورا کیا۔ آپ کی اشتعال انگیز کارروائی اس کو مزید موقع دے گی۔ وہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے آپ کے خلاف مکمل فساد برپا کر دے گا۔ لیکن اگر آپ اس کی اشتعال انگیزی پر مشتعل نہ ہوں تو گویا آپ نے اس کے منصوبہ کو ناکارہ کر دیا"۔ ("پیغمبر رسول کا مسئلہ" ص ۹۱،
از وحید الدین خان)

حسین سانپ کے نقش و نگار خوب سہی
نگاہ زہر پہ رکھو خوشنما بدن پہ نہ جا

(مولف)

"... میں سے ... [illegible]

☆ ... [illegible]

... [illegible] ... کی شکل میں ادا کیا گیا تھا۔

موجودہ حالات میں مسلمانوں کی شرعی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس جبری ... [illegible] ... تک پہنچا دیں۔ اس ... [illegible] ... میں صادر ہونے والے ... ہو گا۔ ... کے حق میں اپنی دعوتی ذمہ داریوں کو ادا کر سکا"۔ ("پیغمبر رسول کا مسئلہ" ص ۲۶ از وحید الدین خان)

ہر لکت فریب ہے اس کی ہر بات
عبارت کیا اشارت کیا ادا کیا

(مولف)

اگر وحید الدین خان پہلے زمانوں میں ہوتا

تو وہ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیتا کہ مسیلمہ کذاب کے خلاف لشکر روانہ نہ کیجئے بلکہ ... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا لعین نام لینے والے منافق کو قتل کرنے سے روکتا اور انہیں کہتا کہ اسے بیٹھا اخلاق سے ... وہ معاذ رضی اللہ عنہ اور معوذ رضی اللہ عنہ سے کہتا کہ ابو جہل "بزرگ" ہے اور تم بچے ہو۔ بزرگ کو قتل نہ کرو بلکہ ادب کے سلیقے میں اسے دعوت دو۔ وہ حضرت خالد بن ولید سے کہتا کہ جنگ یمامہ میں مرتدین اور ... کی سرکوبی کا انتظام کرو۔ وہ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے کہتا کہ مدعی نبوت اسود عنسی کو قتل نہ کرو بلکہ اسے نصیحت کی دوا پلاؤ۔ وہ سلطان نور الدین زنگی سے کہتا کہ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک تک سرنگ لگانے والے منافقوں کو قتل نہ کرو بلکہ ان کی خدمت میں دعوت و تبلیغ کے گلدستے پیش کرو۔ وہ صلاح الدین ایوبی سے شمشیر جہاد چھین لیتا اور قرآن صلیب میں ... کرنے کی کوشش کرتا۔ وہ محمد بن قاسم کو مشورہ دیتا

کرد یا اور برداشت کرو۔ وہ سلطان محمود غزنوی کو سومنات پر حملہ نہ کرنے کے بارے میں مشورہ لکھتا۔ وہ طارق بن زیاد سے کہتا ہے کہ کشتیاں نہ جلاؤ بلکہ انہیں کشتیوں میں عیسائیوں کے ساتھ دریا کی سیر [illegible]

[illegible]

کرو کیونکہ صبر پر بڑا اجر ہے۔

اس کے جواب میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تلوار چمکتی اور وحید الدین کا سر گیند کی طرح لڑھکتا ہوا نالی میں جا گرتا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ [illegible] چاٹ جاتا۔ معاذ رضی اللہ عنہ [illegible] چھوٹی چھوٹی [illegible]

[illegible]

سفاک مجرموں کے ساتھ پڑی ہوئی۔ سلطان صلاح الدین [illegible]

[illegible] خون سومنات کے سب سے بڑے بت پر چھڑک دیا [illegible]

[illegible]

دینار اور اچھال کی چتا میں وحید [illegible]

[illegible]

الاقوامی شاتمان رسول کی ٹیم نے [illegible] کی صورت میں [illegible]

☆ ہمارے آقا ﷺ سے ہمارا تعلق کمزور کیا جائے

ہمارے آقا ﷺ سے ہمارا تعلق [illegible]

☆ ہمارے دلوں کی وادیوں میں لہراتے ہوئے عظمت رسول ﷺ کے پرچم کو سرنگوں کیا جائے۔

اس کام کیلئے بھارتی مصنف وحید الدین خاں کی کتب کو شائع

[illegible]

اس کے [illegible] وحید الدین خاں [illegible]

[illegible] پابندی [illegible]

صدائے حق کی جراءت تو زندہ کر زمانے کو

کہ تیرے ساتھ دنیا میں ہزاروں دل دھڑکتے ہیں

وحید الدین خاں اگر ملت اسلامیہ کو بے غیرت بنانا چاہتا ہے۔

[illegible] ﷺ [illegible] چاہتا ہے

[illegible] ﷺ [illegible] چاہتا ہے

تو امت محمدیہ ﷺ کو رگوں سے عشق محمد ﷺ کا خون نچوڑنا چاہتا ہے

تو دنیا میں مسلمانوں کو بے حسی کے مجسمے بنانا چاہتا ہے۔

تو دنیا میں توہین رسالت ﷺ کو عام کرنا چاہتا ہے

تو شاتمان رسول کو حوصلے عطا کر رہا ہے

تو [illegible] ناموس رسالت ﷺ [illegible]

[illegible] وحید الدین اسلمان ایسا نہیں ہونے دے گے۔ نبی ﷺ کے دیوانے ابھی زندہ ہیں۔ ہماری تاریخ بڑی درخشاں ہے۔ عشق نبی ﷺ ہماری حیات ہے۔ عشق نبی ﷺ ہمارے دل کا سرور ہے۔ عشق نبی ﷺ ہماری قبر کی [illegible] ہے۔ عشق نبی ﷺ ہماری آنکھوں کا نور ہے۔ عشق نبی ﷺ ہماری جنت کی بہار ہے۔ ہمارا سب کچھ نام محمد ﷺ پہ نثار ہے

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد ﷺ کی محبت، آن ملت شان ملت ہے
محمد ﷺ کی محبت روح ملت جان ملت ہے
محمد ﷺ کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیاوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے
محمد ﷺ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مال جان اولاد سے پیارا

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

تحریک پاکستان کے شب و روز

پروفیسر محمد حسین آسی

(1)

افسوس پاکستان میں نوجوان نسل کو پاکستان کے بنیادی مقاصد اور اس کے اسلامی تشخص سے دور کیا جا رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ قوم کے سامنے تحریک پاکستان کے شب و روز لا کر اس وقت کے جوش و جذبے کی صحیح تصویر پیش کر دیں۔ اس سلسلے میں خصوصیت سے مولانا ظفر علی خان کا کلام بہت مفید اور دل پذیر ہے۔ ذیل میں ان کی دو نظمیں دی جا رہی ہیں جن میں نہرو اور قائد اعظم کے طرز فکر کا موازنہ کیا گیا ہے۔ اس عنوان سے یہ ایک نیا سلسلہ شروع ہو رہا ہے

جواہر لال نہرو کا فلسفہ (لاہور، ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء)

دیا ہے طعنہ جینا کو جواہر لال نہرو نے
کہ یاد جاہلیت تازہ کر دی ہند میں تو نے
مسلماں کو کیا گمراہ نام اللہ کا لے کر
وطن دشمن بنایا اس کو درس اسلام کا دے کر
وہ ہے مجذوب کی بڑ جس کو تو اسلام کہتا ہے
ترے اسلام کو ہندوستاں اوپال کہتا ہے
غریبوں کیلئے مذہب کی افیوں گھولتا کیوں ہے
سیہ کاری کا یہ دروازہ ان پر کھولتا کیوں ہے
نماز و روزہ و حج کو تعلق کیا سیاست سے
عبادت رشتہ کیوں کر جوڑ سکتی ہے فراست سے
تری تکبیر کا نقارہ کر لے اپنی ڈوں ڈوں ڈوں
ہے اس ڈوں ڈوں سے بڑھ چڑھ کر مرے چرخے کی چرخ چوں
مسلماں کو ضرورت ہے تو روٹی کی ضرورت ہے
اور اس کے ساتھ گاندھی کی لنگوٹی کی ضرورت ہے
مسلمانوں کی جیبوں میں نہ پیسہ ہے نہ دھیلا ہے
اگر کچھ پاس ہے ان کے تو ایچک کا دھیلا ہے
ملے گا مانگنے سے ان کو جتنا مال و زر مانگیں
مگر جو مانگنا ہے کانگرس کے نام پر مانگیں
یہ جاہل کانگرس میں جوق در جوق آ کے مل جائیں
تو بنیادیں ملوکیت کی دو ہی دن میں ہل جائیں

محمد علی جینا کا فلسفہ (۱۲۔ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء)

مسلماں پہلے دن سے ہیں بتوں کے توڑنے والے
بتا دو یہ پرانا قصہ گاندھی جی کے چیلوں کو
ہبل ہو لات ہو عزیٰ ہوں سب مر کے ہوئے مٹی
بچھڑتا دیکھتی آئی ہے دنیا ان کے میلوں کو
مگر کعبہ کا وہ اللہ قائم اور دائم ہے
ڈرا ہے جس سے بابا نہروؤں کو اور چیلوں کو
مسلماں باندھ کر نکلے ہے اپنے پیٹ پر پتھر
مگر تم بیچ میں لاتے ہو روٹی کے جھمیلوں کو
نہ بھولے سے بھی تم لو نام گنگا کے تھپیڑوں کا
مگر اک دن دیکھ لو زمزم کے طوفاں خیز ریلوں کو
مسلماں کی طرح سر سے کفن کیا خاک باندھو گے
سنبھالو جا کے کونسل میں وزارت کے گدیلوں کو
جب اپنے منتروں سے ان کو بھینچا تم کو نہیں آتا
چڑھاؤ گے منڈھے کس طرح آزادی کی بیلوں کو
یہ مانا کانگرس میں تم بلا لو گے ہمیں لیکن
بڑھاؤ گے سبق کس طرح جیلوں گاڑیلوں کو
حجازی فن حدی خوانی کا جب تم کو نہیں آتا
تو کیسے پھیرتے تھامو گے ان اونٹوں کی نکیلوں کو
مسلماں کیلئے کافی ہے دولت دین قیم کی
تمہاری طرح گنتا ہے وہ پیسوں کو نہ دھیلوں کو
وہ دن آنے کو ہے جب تم پکڑ کر بیچتے ہو گے
مگر ہم بھر رہے ہوں گے مسلمانوں سے جیلوں کو
جواب اس قول فیصل کا جواہر لال کیا دیں گے
کہ دیکھو تو مسلماں کی مسلمانی کے کھیلوں کو

ہمارا حسین علیہ السلام

﴿پروفیسر محمد حسین آسی﴾

شمع حریم حرم ! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
عظمت لوح و قلم کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
شارح سر یقیں ، حافظ شرع متیں
دین مبیں کا بھرم ! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
نور نگاہ نبی ﷺ ، پور بتول و علی رضی اللہ عنہما
منبع حلم و کرم ! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
راحت جان نبی ﷺ ، محرم شان نبی ﷺ
مظہر فیض اتم ! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
نائب ختم رسل ، وارث مولائے کل
مالک عرب و عجم ! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
اہل حرم کا امام ، غیرت دیں کا پیام
صبر کی تیغ دو دم! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
چہرۂ صدق و یقیں ، مطلع نور مبین
مالک باغ ارم! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
ہادیٔ مہر و وفا ، پیکر صبر و رضا
قاطع ظلم و ستم ! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
واہ وا وہ راج باج ، ملک شہادت کا تاج
خواجہ دارا و جم ! کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
چھا گیا میدان پر ، دشت و بیابان پر
صبر کا لے کر علم کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
بندۂ حق آشنا ، خواجہ اہل رضا
ایسا خدا کی قسم کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
یاس کی ظلمات میں، غم کی سیہ رات میں
کہتا ہے دیدۂ نم ، کون ؟ ہمارا حسین رضی اللہ عنہ
شیخ کی سرکار سے آسی نہ خالی پھرے
رکھے ہمارا بھرم کون ہمارا حسین رضی اللہ عنہ

دو پرویز

اوپر پرویز مشرف ہے، نیچے پرویز الٰہی ہے
دونوں پرویزوں کا ملنا دھرتی کی ڈبل تباہی ہے

وہ بش کا والہ وشیدا ہے، یہ اپنے نفس کا بندہ ہے
یوں لگتا ہے مقصد دونوں کا، اس ملت کی بدخواہی ہے

اسلام کا ان کو پاس نہیں، کچھ کلمے کا احساس نہیں
ہر ایک وفا کا دشمن ہے، ہر ایک جفا کا راہی ہے

مطلوب ہے تم کو قہر خدا یارحمت رب ارض و سما؟
ہے قہر بھی لامحدود اس کا، رحمت بھی لامتناہی ہے

سرکار ﷺ کے در سے دور نہ ہو، امریکہ پہ مغرور نہ ہو
بش کی تو غلامی لعنت ہے، آقا ﷺ کی غلامی شاہی ہے

نافذ قرآن کی حکمت ہو، آئین آئین شریعت ہو
دراصل خدا جل جلالہ ہی آمر ہے، محبوب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ناہی ہے

اعدائے خدا سے ہو یاری اور اپنی قوم سے ہو عیاری
ایسا بے غیرت کیوں ہوگا، جس شخص میں خود آگاہی ہے

حیوان تو رب کو رب مانے، انسان نہ اس کو پہچانے
سچ پوچھو تو ایسے انساں سے بہتر ہر مرغ و ماہی ہے

قادر کو چھوڑ کے قاصر کو تم پوجتے کیوں ہو بد بختو
ہاں ہاں جو قادر مطلق ہے واللہ وہ ایک خدا ہی ہے

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سایہ سر پر ہو، دل عشق رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گھر ہو
بیشک یہی جنت ہے میری، الحق یہی عالیجاہی ہے

نقش لاثانی آسی کے ایماں کی حفاظت فرمانا!
ایماں کی حفاظت مانگی ہے، اسلام کی غیرت چاہی ہے

پروفیسر محمد حسین آسی

Monthly
Mujallah
AL-HAQIQA
February 2006
Reg. No. C.P.L 590

نواسہ رسول جگر گوشہ بتول شہزادہ گلگوں قبا
شہید دشت کرب و بلا سید الشہداء

سیدنا امام حسین

کی بارگاہ میں پیش عقیدت و
محبت کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے

شہادت کانفرنس

بمقام
محلہ نقش ثانی نگر شکر گڑھ

جمعرات

10 محرم الحرام

صبح 9 تا

12 بجے دوپہر

ملک بھر کے جید علماء و خطیبین

نعت خوان حضرات
تشریف لا رہے ہیں

زیر صدارت

سید کرامت علی شاہ

زیر قیادت

پروفیسر محمد حسین آسی صاحب

شیران اسلام

خصوصی خطاب

مفتی مظہر اللہ سیالوی صاحب مدظلہ العالی

مفتی اعظم پاکستان

منجانب شیران اسلام پاکستان

Voice: 0542-451734
Mobile: 0300-7766223